RG. E-P-No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت وار

بدر

ایڈیٹر:- برکات احمد راجیکی

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ
چھ روپے
فی پرچہ ۲-ر

تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲ | ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۳۲ ش | ۲۱ شعبان ۱۳۷۲ھ | ۱۴ مئی ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۸

ربوہ - ۸ مئی کی اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے احباب حضور پُر نور کی صحت و عافیت اور خیریت کے لئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں ٭

جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ وزیر پبلک ورکس پنجاب کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان مورخہ ۱۰ اپریل شام کے وقت جناب سردار گوربچن سنگھ باجوہ وزیر پبلک ورکس شملہ سے بذریعہ کار تشریف لائے۔ مورخہ ۱۱ اپریل جماعت احمدیہ قادیان کا ایک وفد جس میں جناب مولوی عبدالرحمن ناظر اعلیٰ - جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ اور مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ جماعت احمدیہ سپین شامل تھے - ان کی کوٹھی پر ان سے ملا۔ اور سلسلہ کے ضروری حالات ان کی خدمت میں پیش کئے - جناب باجوہ صاحب نہایت خندہ پیشانی سے ملے - اور تقریباً دو گھنٹہ تک پوری توجہ سے ہماری باتیں سنتے رہے - اور بعض مشکلات کے ازالہ کا وعدہ فرمایا۔

مبلغ سپین کی قادیان میں آمد

مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ سپین مورخہ ۹ مئی کو واہگہ بارڈر سے قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا گیا - اور مہمانخانہ کے پاس جناب امیر صاحب مقامی اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبران اور درویش احباب نے جو صف بستہ کھڑے تھے - جناب چوہدری صاحب کا استقبال کیا - نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے - اور احمدیت زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بھی لگائے گئے - اظہار عقیدت اور محبت کے لئے پھولوں کے ہار بھی مکرم مولوی صاحب کے گلے میں ڈالے گئے۔

مورخہ ۱۰ اپریل کو مکرم مولوی صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر اپنے تبلیغی حالات نہایت ایمان افروز طریق سے بیان کئے اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے بزرگان کا السلام علیکم سب درویش احباب کو پہنچایا - اور حضور اقدس ایدہ اللہ کی خیر و عافیت سے اطلاع دی۔

مکرم مولوی صاحب چند روز تک مقدس مرکز احمدیت میں قیام فرمائیں گے۔

جناب سید اقبال شاہ صاحب کی قادیان میں آمد

مکرم سید اقبال شاہ صاحب ابن جناب ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب نیروبی (مشرقی افریقہ) سے چند ماہ پیشتر بمبئی آئے ہوئے تھے - مورخہ ۷ اپریل کو وہ مقدس مقامات کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے - یہاں پر انہوں نے مقدس مقامات کی زیارت اور مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک میں نمازیں اور نوافل ادا کرنے کے علاوہ قادیان کے جملہ محلہ جات کو بھی دیکھا - اور چند دن کے قیام کے بعد مورخہ ۱۱ اپریل کو بذریعہ واہگہ بارڈر پاکستان روانہ ہو گئے - جہاں سے وہ مشرقی افریقہ مراجعت فرماہوں گے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر کئی روز سے بعارضہ کمر درد صاحب فراش ہیں - احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال بعارضہ بخار بیمار ہیں - احباب ان کی صحت یابی اور خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

سپین (اندلس) میں تبلیغ احمدیت

چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ سپین جو ۱۹۴۵ء میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے سپین گئے نے بیان کیا کہ ان سے پہلے ملک محمد شریف صاحب بطور مبلغ سپین گئے - لیکن اس وقت جو جنگ شروع ہو جانے کے تبلیغ کا کام باقاعدہ جاری نہ رکھا جا سکا - اور ملک صاحب اٹلی چلے گئے چوہدری کرم الٰہی صاحب نے تھوڑا عرصہ سلسلہ سے اخراجات لے کر تبلیغی خدمات سرانجام دیں اور بعد ازاں اپنا کاروبار شروع کرکے اور آمدنی پیدا کرکے تبلیغ کا کام جاری رکھا - چنانچہ اس عرصہ میں انہوں نے خدا کے فضل سے درجن سے زیادہ عیسائیوں کو حلقہ بگوش اسلام و احمدیت کیا - دو کتابوں یعنی اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام کے اقتصادی نظام کا ترجمہ سپینش زبان میں کرکے ان کو چھپوایا اگرچہ ابھی تک ان کتب کی وسیع اشاعت کی حکومت سے اجازت نہیں ملی - چوہدری صاحب موصوف اس بارہ میں وزیر خارجہ سپین سے ملاقات کر چکے ہیں خدا تعالیٰ جملہ روکیں اٹھا دے۔

اس وقت تک چوہدری صاحب موصوف تقریباً دس ہزار روپیہ کا لٹریچر سپینش زبان میں شائع کر چکے ہیں - آپ اس ملک کی زبان بڑی عمدگی سے بولتے ہیں۔

~~~~~~~~

اس سلسلہ میں فضل الٰہی خان صاحب کو نظارت امور عامہ کی طرف سے کیس کی پیروی کے لئے ناکہ ڈلہوزی سے بھجوایا گیا تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ - تاکہ کسی آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو

"تم یاد رکھو اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے - اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے - تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دیگا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے - کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے - اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا - اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں - ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے - یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے - سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو - اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو - تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں - ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں - پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا - اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے - سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا - چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ - تاکہ کسی وبا یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے - کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی - ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ"

~~~~~~~~

ایک درویش کی عدالت میں بریت

صوفی علی محمد صاحب درویش قادیان تبلیغ کے لئے ڈھلواں علاقہ ریاست کیرتھلہ بھجوائے گئے تھے - وہاں پر بعض مقامی لوگوں کی شرارت سے ان کو گرفتار کرا کر دفعہ $\frac{107}{151}$ کے ماتحت کپورتھلہ جیل میں بھجوا دیا گیا۔

ان کا معاملہ عدالت میں ۱۱ مئی کو پیش ہوا جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے ان کے خلاف الزام کو بے بنیاد پا کر ان کو باعزت بری کر دیا - اس

بھائی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی اپنے خط مورخہ ۹/۵/۵۳ میں میرے نام تحریر فرماتے ہیں:-

"ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے انتقال کی خبر پڑھکر مجھے بے حد افسوس ہوا۔ ان کی بیگم صاحبہ اور خاندان کے دوسرے لوگوں کی خدمت میں میری طرف سے اظہار افسوس کر دیجئے۔ مجھے ان کا پتہ معلوم نہیں۔ اس لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ میں جب لاہور جیل میں تھا۔ اور وہ وہاں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ میرے دل میں ان کے لئے اس زمانہ سے عزت و احترام کے جذبات ہیں۔ بہت ہی بلند شخصیت تھے۔"

(خاکسار برکات احمد راجیکی)

امتحان کتب سلسلہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے رسالہ الوصیت کے امتحان کی تاریخ ۲۱/۶/۵۳ مقرر کر کے بذریعہ اخبار بدر بذریعہ خطوط جماعتوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر سوائے ایک جماعت کے کسی جماعت کی طرف سے فہرست موصول نہیں ہوئی۔ پراونشل امراء اور مقامی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت فوری طور پر توجہ کریں۔ اور شامل ہونے والے افراد کی فہرست نام مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ پرچہ جات طبع کروا کر بھجوائے جا سکیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ پاکستان میں شدید بیمار چلی آ رہی ہے۔ تمام احمدی احباب سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کے لئے دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز ہمارے ماموں زاد بہن کے ہاں اللہ میں مورخہ ۳۰ اپریل کو لڑکی تولد ہوئی۔ اسکی درازی عمر اور زچہ کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد الحمید درویش تجھوری

ماہ رمضان اور اس کی برکات

ایسی چھوٹی چھوٹی کمزوریاں جن کا انسان عادی ہو جاتا ہے۔ اور فریب نفس کی وجہ سے ان کو کمزوریاں نہیں سمجھتا چاہیئے تو یہ کہ تمام ایسی کمزوریوں کو اس مبارک ماہ میں ترک کرنے کا عہد کریں۔ لیکن اگر عادت راسخہ کی وجہ سے بیک وقت تمام کمزوریاں ترک کرنے کی قوت نہ ہو تو کم از کم کسی ایک کمزوری کو ترک کرنے کا عہد پورے عزم کے ساتھ کر لیں۔ جو دوست اس رمضان میں عہد کریں وہ اپنے اسماء سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ تا ان کے نام بغرض دعا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے جا سکیں۔　　(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

قادیان میں نماز تراویح اور درس کا پروگرام!

امسال رمضان المبارک میں مسجد اقصےٰ میں درس قرآن کریم کا انتظام حسب سابق کیا گیا

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام سیفٹی ایکٹ کے ماتحت جاری شدہ نوٹس واپس لے لیا گیا

اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ دنوں اینٹی احمدیہ تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے نام سیفٹی ایکٹ کے ماتحت کچھ شائع نہ کرنے کے متعلق جو نوٹس مغربی پنجاب گورنمنٹ نے دیا تھا۔ وہ پنجاب (پاکستان) کے نئے گورنر میاں امین الدین نے یکم مئی سے واپس لے لیا ہے۔

اس صحیح اور منصفانہ فیصلہ سے جناب گورنر صاحب نے دنیا کے تمام حصوں میں بسنے والے لاکھوں احمدیوں کو شکریہ کا موقعہ دیا ہے۔

ہے جس میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل پہلا عشرہ درس دیں گے۔ دوسرا [illegible] اور ان کی جگہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل دوسرا عشرہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی اور تیسرا عشرہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل۔

نماز تراویح:- مسجد مبارک میں بوقت تہجد حافظ [illegible] دین صاحب پڑھائیں گے۔ اور مسجد اقصیٰ میں حافظ جمیل احمد صاحب اور مسجد ناصر آباد میں قریشی فضل [illegible] صاحب عشاء کی نماز کے بعد نماز تراویح پڑھایا کریں گے۔

مجلس شوریٰ ۱۹۵۳ء کے متعلق ضروری اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

تمام جماعتہائے احمدیہ پاکستان و ممالک غیر کو اطلاع دی جاتی ہے کہ چونکہ گورنمنٹ نے سیفٹی ایکٹ کا نوٹس جو میرے نام جاری کیا تھا واپس لے لیا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۹۵۳ء کی مجلس شوریٰ ۱۶ مئی بروز ہفتہ منعقد کی جائے گی۔ یہ شوریٰ نہایت مختصر ہوگی اور اس میں (اول) بجٹ پر غور کیا جائے گا۔ (دوم) اس امر پر غور کیا جائیگا کہ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible] اشتعال کو دور کرنے اور پاکستان کے مختلف فرقوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے احمدیہ جماعت کے تبلیغی پروگرام میں اگر ضروری سمجھا جائے تو مناسب تبدیلی کی جائے اور ایسے طریق اختیار کئے جائیں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے قیام امن میں امداد دینے کیلئے مناسب اقدام ہوں اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں میں بھی کسی قسم کا خلل نہ آئے۔ (سوم) کوئی ایسا امر جو صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید مجلس مشورہ کے بعد مجلس میں پیش کرنا چاہیں۔ تمام احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ چونکہ ۲ ایک ایسے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے وقت جماعت کے مختلف نمائندوں کو ایسے امور کے متعلق بھی گفتگو کرنی پڑے گی جن کے متعلق پبلک میں گفتگو کرنا نامناسب ہوگا یا بعض لوگ ایسے اہم

تبرکات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بطور یادگار یہ ڈبیہ تحریر ہے کہ مکرم خان محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم ساکنہ خیرپور میرس (سندھ) نے ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ ان کے ایک بھائی مکرم حسن موسیٰ خان صاحب مرحوم آسٹریلیا میں کاروبار کے ساتھ عرصہ دراز تک تبلیغ میں مصروف رہ کر قریباً گیارہ سال قبل فوت ہو چکے ہیں۔ مکرم خان محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم کے صاحبزادہ مکرم احسان اللہ خان صاحب حال مقیم نئی دہلی کے پاس ذیل کے تبرکات ہیں جو کہ والد صاحب محترم کی وفات ۱۹۳۱ء سے ان کے پاس ہیں اور والد صاحب محترم ہمیشہ اہل و عیال کو یہ تبرکات جو ایک صندوقچی میں رکھے ہوئے تھے دکھاتے رہتے تھے۔

۱- بال مبارک حنا سے رنگین- یہ ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء کو مکرم عبد الحی صاحب عرب نے بھیجے تھے۔ ان کے ہمراہ فارسی کی ایک چٹھی تھی جو اب بھی موجود ہے۔ اس میں ان موئے مبارک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارسال کرنے کا ذکر ہے جس پڑیہ میں ہیں اس پر بھی مکرم عرب صاحب نے رقم کیا ہوا ہے کہ یہ حضور کے بال مبارک ہیں جس ڈبیہ میں رکھے ہوئے ہیں اس میں ایک پرزہ پر مکرم خان صاحب مرحوم نے یہی بات لکھی ہوئی ہے۔

۲- ایک صدری گرم جو خفیف سی کرم خوردہ ہے۔

۳- ایک حصہ عمامہ مل (یہ پوری عمامہ تھی۔

ایک حصہ مکرم احسان اللہ خان صاحب سے بعض اقارب (مثلاً ان کی ہمشیرہ نسبتی محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ مکرم پیر مرید احمد صاحب مرحوم ساکنہ خیرپور میرس و محترمہ زوجہ اول مکرم پیر صاحب موصوف) نے لے لیا تھا۔

خاکسار

ملک صلاح الدین نزیل انجمن احمدیہ بیماراں دہلی ۹/۵/۵۳ء

...مسئلہ کے متعلق عام مجلس میں رائے دینے سے بھی ہچکچائیں اسلئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ اس شوریٰ میں سوائے نمائندوں کے اور کسی شخص کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی اسلئے شوریٰ کے لئے کوئی غیر نمائندہ دوست باہر سے تشریف نہ لائیں کیونکہ انہیں شوریٰ کے سامعین کا ٹکٹ نہیں مل سکے گا۔

مناسب تو یہ تھا کہ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے یہ شوریٰ پنجاب سے باہر منعقد کی جائے لیکن چونکہ گرمی یکدم زیادہ ہو گئی ہے اور میری صحت کمزور ہو رہی ہے، باہر کسی جگہ فوراً رہائش اور جلسہ گاہ کا انتظام بھی مشکل ہوگا اسلئے مجبوراً یہی رکھا ہے کہ یہ شوریٰ کا انعقاد کا فیصلہ کیا ہے سیکرٹری [illegible] ٹکٹ نمائندوں کو جلد بھجوا دیا جائے گا

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح (ربوہ ۶ مئی ۱۹۵۳ء)

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴ رمئی ۱۹۵۳ء

مسلمانوں میں اندرونی افتراق کے بد نتائج

آجکل علماء کی طرف سے جو تحریک جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان میں اٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جس طرح مسلمانوں میں تفرقہ و تشتت پیدا ہو چکا ہے۔ اس کے نقصان دہ نتائج ناظرین مولانا ابو الکلام آزاد کی تفسیر قرآن (ترجمان القرآن) کے مندرجہ ذیل اقتباس میں ملاحظہ فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے کہ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ یعنی مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ ڈسا نہیں جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں کو اس سوراخ سے کئی دفعہ سانپ نے ڈسا جو اُن کے لئے تباہی اور بربادی کا موجب ہوا۔ لیکن پھر بھی مسلمان بار بار اسی سوراخ میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہیں۔

خدا کرے کہ مسلمان اب بھی سمجھیں اور ہلاکت کی راہوں سے بچیں۔

"اسلام کا مورخ کبھی اس واقعہ کے ماتم سے فارغ نہیں ہو سکتا کہ تاتاریوں کی ابتدائی تاخت اور آخری تاخت دونوں کا باعث خود مسلمانوں کی فرقہ بندی اور ان کی جاہلی عصبیت ہوئی۔ یعنی بربادی کا پہلا دروازہ حنفیوں اور شافعیوں کے باہمی جدال سے کھلا۔ اور بربادی کی آخری تکمیل یعنی بغداد کا قتل عام سنیوں اور شیعوں کے اختلاف کا نتیجہ تھا۔ چنگیز خاں وسط ایشیا کا بالائی علاقہ خوارزم تک (یعنی خیوا تک) فتح کر لیا تھا۔ اس سے آگے قدم نہیں بڑھا سکا تھا۔ بعد کو جب اس کے پوتوں میں سلطنت تقسیم ہوئی تو وسط ایشیا اور اس کے ملحقات ہلاکو خاں کے زیر حکومت آ گئے۔ لیکن اسے بھی آگے بڑھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کیونکہ اسلامی مملکتوں کی شان و شکوہ اور عظمت کا رعب ابھی تک دلوں سے محو نہیں ہوا تھا۔ لیکن اسی اثناء میں اچانک ایک واقعہ ایسا پیش آگیا جس نے خود بخود ہلاکو کے آگے فتح و تسخیر کی راہیں کھول دیں۔ خراسان میں حنفیوں اور شافعیوں میں باہمی جنگ و جدال کا بازار گرم تھا۔ اس لئے حنفیوں نے شافعیوں کی ضد میں آکر ہلاکو کو حملہ کی دعوت دی، اور شہر کے دروازے کھول دیئے۔ پھر جب تاتاریوں کی تلوار بے نیام ہوئی تو نہ حنفیوں کو چھوڑا نہ شافعیوں کو۔ دونوں کا خاتمہ کر دیا۔"

رمضان المبارک میں دعائیں

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ چند دنوں میں شروع ہو رہا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جو مومنوں کے لئے خاص طور پر روحانی ترقیات کا باعث اور آسمانی فیوض و برکات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ لیکن یہ الٰہی نعماء اور فیوض انہی کو حاصل ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ان مقدس ایام کو گذاریں گے۔ سوائے شرعی عذر کے روزے رکھیں گے۔ دعاؤں اور ذکر و فکر کی طرف خاص طور پر توجہ دیں گے۔ اور علاوہ فرضی نمازوں کے نوافل بھی بالالتزام ادا کریں گے۔

آج کل جماعت بہت سی مشکلات اور ابتلاؤں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور ان مصائب سے محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی نجات مل سکتی ہے۔ پس دوستوں کو خاص طور پر جماعت کے موجودہ ابتلاء سے کامیاب طور پر نکلنے اور ہر طرح سے ترقی حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ ان دعاؤں میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کی دعا خاص طور پر کی جائے۔

نیز مبلغین سلسلہ کی کامیابی کے لئے اور سلسلہ کے مرکزی کارکنوں کو صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق ملنے کے لئے اسی طرح بیماروں کی شفایابی اور ضرورتمندوں کی حاجت براری کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"میری جماعت کے لئے چار وظیفے ہیں۔ ایک تہجد ہے۔ خواہ وہ دو نفل ہی ہوں۔ دوسرے استغفار ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ مگر اس کو ضرور کرنا چاہیئے۔ تیسرے درود ہے۔ اس کی بھی کوئی تعداد نہیں۔ خواہ کتنا ہو۔ چوتھے قرآن ہے۔ اس کی بھی تلاوت کرنی چاہیئے۔ خواہ پارہ کی تلاوت ہو یا آدھ پارہ کی۔ خواہ ایک رکوع یا کم از کم ایک آیت ہی اس میں تدبر کرنا چاہیئے۔"

(منقول از اخبار الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۳)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم حضرت اقدس علیہ السلام کے مذکورہ بالا مختصر پروگرام پر رمضان المبارک میں ضرور عمل فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِهٖ۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر روزہ کے فریضہ کو ادا کریں۔ اور اس کی جزا میں اس قدوس ذات کا وصال حاصل کرنے والے ہوں۔

کئی سال پیشتر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ احباب جماعت ہر رمضان میں اپنی ایک کمزوری چھوڑنے کا وعدہ کریں اور اس طرح آہستہ آہستہ کمزوریاں چھوڑ کر کمال حاصل کریں اس سال بھی نظارت تعلیم و تربیت نے اس امر کی تحریک کی ہے۔ پس احباب اس پر لبیک کہیں اور اپنا ارادہ کر کے نظارت میں اطلاع دیدیں۔ خدا تعالیٰ تمام دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جماعت کی روحانی اور ظاہری ترقیات کے سامان پیدا فرمائے

تبلیغ سلسلہ حقہ

ہندوستان میں اس وقت احباب جماعت عام طور پر تبلیغ کی طرف پورے طور پر توجہ نہیں دے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو ان میں علمی اور روحانی اعتبار سے جمود پیدا ہو رہا ہے اور دوسرے وہ طاقت، قوت اور جوش جو دوسرے لوگوں کے مقابل پر استعمال ہو کر جماعت کو ترقی حاصل ہوتی تھی۔ اب یہ توجہ جماعت کے اندرونی محاذ پر خرچ ہو کر آپس میں تنازعات اور اختلافات کی بنیاد پڑ رہی ہے۔

احباب جماعت کو اس خطرہ پر بروقت آگاہ ہونا چاہیئے۔ اور موجودہ وقت میں جبکہ ہم اپنے مقدس آقا سے عارضی طور پر جدا ہیں۔ اور حضور کی زیارت اور ملاقات سے براہ راست اپنے ایمانوں کو جلا نہیں دے سکتے۔ تبلیغ حق پر زیادہ زور دے کر اپنی ترقی کے سامان پیدا کرنے چاہئیں۔

اس وقت پاکستان میں جماعت کے خلاف جو تحریک مخالفوں نے اٹھائی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے سب مذاہب کے لوگ خواہ وہ مذہبی رنگ رکھتے ہوں یا سیاسی خیال کے ہوں احمدیت سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور ان میں احمدیت کے عقائد اور حالات کو معلوم کرنے کے لئے جستجو پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ قادیان میں جو اس وقت بالکل غیر معمولی حالات میں سے گذر رہا ہے لوگ کثرت سے دریافت حالات کے لئے آ رہے ہیں، اور جماعت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ زائرین کی تعداد خدا کے فضل سے گذشتہ تین سالوں میں نصف لاکھ سے بڑھ چکی ہے اور لوگوں کا تمام رجوع سلسلہ حقہ کی طرف ہو رہا ہے۔ پس احباب جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ جماعت کی ترقی اور اپنی روحانی، دینی اور علمی اصلاح کے لئے تبلیغ کے کام میں سرگرمی دکھائیں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل طریق پر کوشش فرمائیں

(۱) نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے مناسب لٹریچر قیمتاً اور مفت منگوا کر لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور مرکز میں اس کی اشاعت کے لئے صیغہ نشر و اشاعت کے فنڈ میں امدادی رقوم بھجوائی جائیں۔

(۲) مقامی طور پر حتی المقدور ٹریکٹ چھپوا کر لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔

(۳) ہر جماعت اپنی اپنی جگہ ہفتہ وار، ماہوار اور عمومی تبلیغی جلسوں کا انعقاد کرے اور اس سلسلہ میں اگر مرکز کے ذریعہ سے مبلغین کا انتظام ضروری ہو۔ تو قبل از وقت نظارت دعوۃ و تبلیغ کو لکھ کر انتظام کر والیا جائے۔

(۴) ہر جماعت اپنے اپنے احباب میں تحریک کرے کہ وہ اپنے سال میں ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کر دیں اور اس کی اطلاع مرکز میں دے تاکہ اس کے مطابق ان سے تبلیغی خدمات لی جا سکیں۔

(۵) ہر جماعت اپنے احباب میں تحریک کر کے ان سے سال میں کم از کم ایک ایک احمدی بنانے کا وعدہ لے۔ اور اس وعدہ کو پورا کرانے کا انتظام کرے۔

(۶) ہر جماعت اپنے اپنے علاقہ سے ان لوگوں کے نام جو سنجیدہ طبع ہیں۔ اور احمدیہ تحریک سے دلچسپی رکھتے ہیں یا صاحب اثر و رسوخ ہیں۔ مرکز میں بھجوائے تاکہ مرکز سے بھی ان کو لٹریچر بھجوایا جا سکے۔

خدا تعالیٰ سب جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو زیادہ سے زیادہ موثر طریق پر لوگوں کو پہنچا سکیں۔

صداقت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بقیہ صفحہ ۱

نے خدا کے الہام کا دعوےٰ کیا اور مقبول خلائق ہو گئے۔ اور ان کا دین زمین پر جم گیا خواہ وہ ہندی تھے یا فارسی۔ چینی تھے یا عبرانی (یا) کسی اور قوم سے تھے۔ در حقیقت سچے رسول مان لینا۔ اور اگر ان کی امتوں میں کوئی خلاف حق باتیں پھیل گئی ہوں تو ان باتوں کو ایسی غلطیاں قرار دیں جو بعد میں داخل ہو گئیں۔

(اخبار الحکم ۱۷ رمئی ۱۹۰۷ء)

(باقی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ
رمضان المبارک کے ضروری مسائل

وجہ تسمیہ رمضان

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ ..... صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔"

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۵۰)

تاثیرات روزہ

"ایک مرتبہ جوانی میں ایک ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ میں نے مدت مذکورہ بالا کے موافق چھ ماہ تک برابر مخفی طور پر روزوں کا التزام کیا اس اثناء میں عجیب و غریب مکاشفات مجھ پر کھلے بعض گذشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔"

(فتاوےٰ)

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے مرض سے صحت پائے۔ اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔"

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

مختلف بہانوں سے روزے سے بچنے کی کوشش نہ کرو

"جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے اگر کسی شخص پر اپنے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے۔ کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ..... اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں۔ ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں تکلف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے۔ اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں ہے۔"

اوّل شب میں نماز تراویح

سوال۔ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اوّل شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دی جائیں۔ تو کیا یہ جائز ہوگا۔

جواب۔ حضرت اقدس نے فرمایا کچھ حرج نہیں پڑھ لیں۔"

(بدر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

سفیدی میں نیت روزہ

سوال۔ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ اور میرا یقین تھا۔ کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں

جواب از حضرت اقدس۔ "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔"

(بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۸ء)

آنکھ کے بیمار کا روزہ

سوال۔ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو۔ تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔"

(بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

فدیہ صرف دائمی مسافر اور مریض کیلئے ہے

جن بیماروں یا مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی وہ روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائیگی۔ اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں ..... اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے۔ کہ روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جائے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔"

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

گرمی میں مزدور اور محنتی کا روزہ

سوال۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ اور ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

جواب۔ فرمایا انما الاعمال بالنیات یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے۔"

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

فدیہ کی رقم قادیان میں بھیجنا

سوال۔ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو۔ اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ اس کے کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ فرمایا ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔"

(بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

اعتکاف

سوال۔ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے۔ اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

(بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

کانپور ۱۰ مئی۔ نشہ بندی بورڈ اور مقامی سولجرس بورڈ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر قانون و انصاف مسٹر علی ظہیر نے آج نشہ بندی اسکیم کو بہتر بنانے کے متعلق ممبران کو یقین دلایا۔ وزیر موصوف نے تسلیم کیا کہ یو۔پی میں نشہ بندی کی موجودہ اسکیم سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکے اور ان میں تبدیلی کی ضرورت ہے اس سے قبل یو۔پی کے نشہ بندی کے صدر مسٹر جواہر لال نے وزیر موصوف کو اپنی رپورٹ پیش کی جس میں نشہ بندی کے سلسلہ میں انہوں نے خود اپنے اور عوام کے خیالات پر تبصرہ کیا تھا۔ اس رپورٹ کے مطابق نشہ بندی اسکیم اس لئے کامیاب نہیں ہو سکی کہ حکومت خود مختلف نشہ آور اشیاء کی تجارت کرتی ہے جس سے حکومت کو بہت کچھ آمدنی ہوتی ہے۔ رپورٹ میں موجودہ اسکیم کو بتایا کہ وہ غلط طریقہ پر تیار کی گئی ہے۔ رپورٹ میں مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔ ان میں حسب ذیل تجاویز شامل ہیں (۱) پورے ملک میں نشہ بندی کی اسکیم کو رائج کیا جائے۔ (۲) شراب بنانے کے کارخانے بند کر دیے جائیں (۳) افیون کی تجارت کی درآمد پر پابندی لگا دی جائے (۴) جو لوگ شراب کے عادی ہیں ان کے طبی علاج کا حکومت کی طرف سے مناسب انتظام کیا جائے۔

یادِ ایام

از حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب قادیان

یہ خدا تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ اُس نے مجھ حقیر و بے نوا کو اپنے پاک مسیح موعود اور مرسل وقت کے قدموں میں بچپن کی عمر میں ڈال دیا۔ اور کئی سال تک اُس کے آسمانی مائدہ سے براہِ راست فیض اور برکت حاصل کرنے کی توفیق ملی۔

(۱)

حضور علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں بارہا مجھے حضور کے جسم دبانے کا موقع ملا۔ حضور علیہ السلام کی یہ عادت مبارک تھی۔ کہ جسم یا پاؤں دبانے والے کسی شخص کو خواہ اس کا طریق کیسا ہی تکلیف دہ اور نامرغوب ہو نہ روکتے تھے۔ یہی حال میرا تھا۔ مجھے جسم دبانے کی مشق نہ تھی۔ لیکن مجھے کبھی حضور نے بس کرنے کے لئے نہ فرمایا۔ ہاں میں خود ہی جب چاہتا بس کر دیتا۔

(۲)

خدا تعالیٰ نے مجھے سالہا سال تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے اور آپ کے اخلاق کریمانہ دیکھنے اور کلماتِ طیبات سننے کا موقعہ دیا۔ حضور ہر چھوٹے اور بڑے کو پہلے السلام علیکم فرماتے تھے۔ چنانچہ جب خاکسار آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا۔ اور عمر بہت چھوٹی تھی۔ تو ایک دفعہ جمعہ کے دن حضور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لائے (جس جگہ آجکل مدرسہ احمدیہ ہے) یہ عاجز اس وقت ننگے پاؤں، برہنہ سر صرف ایک معمولی سا تہبند باندھے ہوئے تھا۔ حضور نے مجھ حقیر اور غریب طالب علم کو السلام علیکم فرمایا۔ جس کا میں نے ادب سے وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ جواب دیا۔

(۳)

ایک دفعہ حضور اقدس علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کا فٹ بال میچ بٹالہ ۔۔۔۔ ہیرنگ کرسچن سکول کی ٹیم کے ساتھ ہوا۔ اس روحانی فضا میں پرورش یافتہ ٹیم کی حالت بھی عجیب تھی۔ جونہی ہماری ٹیم نے گول کیا ہم سب کھلاڑی سجدہ میں گر گئے۔ اور پھر دوسرے اور تیسرے گول کے موقعہ پر بھی ایسا ہی کیا گیا۔ ساتھ ہی نعرہ تکبیر بلند کیا جاتا تھا۔ اور باہر سے بھی نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے۔ اس ٹیم میں یہ عاجز، جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور دوسرے کھلاڑی شامل تھے۔ واپسی پر کسی شخص نے اظہارِ خوشی کے لئے عام رسم کے مطابق باجا بجایا۔ جب حضرت اقدس علیہ السلام کو اس کا علم ہوا تو حضور نے باجا بجانے کو سخت ناپسند کیا۔

اللہ! اللہ! خدا کا مقدس مامور و مصلح ہر وقت اپنے غلاموں کی تربیت اور اصلاح میں مصروف رہتا تھا۔ اور کسی موقعہ کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔

(۴)

جب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتا تھا تو حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ جو اس وقت بچہ تھے کسی وجہ سے اپنے والد ماجد حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ سے ناراض ہو کر گھر سے باہر چلے گئے۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا علم ہوا تو حضور نے بورڈنگ سے تیز دوڑنے والے طلباء کو طلب فرمایا۔ خاکسار ان میں پیش پیش تھا۔ یہ نماز مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے کا وقت تھا۔ حضور انور "الدار" سے باہر تشریف لائے۔ آپ بڑی محبت سے روٹیوں کی ایک تعداد (غالباً دس کے قریب روٹیاں) ہاتھ میں اُٹھائے ہوئے تشریف لائے اور مجھ ناچیز کو دیتے ہوئے فرمایا۔ ٹھہریئے میں دال بھی لاتا ہوں تاکہ رستہ میں آپ لوگوں کو بھوک نہ لگے۔ چنانچہ حضور دال کی ہنڈیا بھی اُٹھا لائے۔ اور ان روٹیوں کے اوپر دال ڈال دی۔ ہم حضور سے رخصت ہی ہوئے تھے تو حضرت عرفانی صاحب نے جناب میر محمد اسحاق صاحبؓ کو کہیں سے ڈھونڈ لائے۔

(۵)

ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں مجلس میں فرمایا کہ مجھے کتاب "عصائے موسیٰ" جو بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ نے لکھی ہے چاہیئے یہ عاجز نابکار اسی وقت مجلس میں کھڑا ہو گیا۔ اور حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میں اس کام کے لئے حاضر ہوں۔

چنانچہ حضور اقدس نے مجھے مبلغ دو روپے لاہور کے سفر کے لئے عطا فرمائے اور لاہور جانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ خاکسار کو لاہور جانے پر معلوم ہوا کہ کوئی دوسرا صحابی اس سے قبل ہی کتاب لے کر حضور اقدس کی خدمت میں روانہ ہو گیا ہے۔ ان دنوں بٹالہ سے لاہور تک صرف ۱/۱۲/- کرایہ ہوتا تھا۔ بٹالہ تک میں پیدل ہی گیا۔ جیسا کہ عام طور پر ہمارا معمول تھا۔

(۶)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے جا رہے تھے۔ تو رستہ میں امرتسر ریلوے سٹیشن پر ملاقات کے لئے خاکسار حضور انور کے پاس حاضر ہوا۔ حضور انور اس وقت سیکنڈ کلاس کی گاڑی میں تھکے ماندے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کھڑکی سے حضور کی زیارت کرنی چاہی تو خواجہ صاحب نے ڈانٹا۔ اور کہا کہ ہٹو ہٹو۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فوراً اُٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا کہ یہ خدا کے حکم سے آیا ہے کچھ نہ کہو۔ چنانچہ میں نے آگے ہو کر حضور کے پُرشان چہرے کو جی بھر کے دیکھا۔

خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اس پاک مسیح موعودؑ اور اس کے مطاع حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اور ان کی آل و اولاد پر ہوں۔

افکار و آراء

روزنامہ "ہلال نو" بمبئی نے اپنی ۲۹ر اپریل ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں "اسلام اور پاکستان" کے عنوان سے مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہے۔ کٹنگ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے بمبئی سے بھجوائی ہے۔ (ایڈیٹر)

مثل مشہور ہے کہ جب اپنا ہی مال کھوٹا تو پرکھنے والے کا کیا دوش۔

پاکستان کے واقعات کی روشنی میں اگر غیر مسلم اخبارات اسلام کے خلاف زبان طعن و تشنیع دراز کر رہے ہیں تو ان کو کیونکر مجرم قرار دیا جا سکتا ہے؟ کوئی بھی ذی ہوش انسان اسلام کو پاکستانی واقعات کی کسوٹی پر جانچے گا تو وہ اسلام کے خلاف ہی فیصلہ دیگا۔

گر اسلام ہمیں ست کہ واعظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

کل کے "فری پریس" میں ایک خصوصی مقالہ شائع ہوا ہے جس میں جہاں تک لکھنے کی جرأت کی گئی ہے۔ کہ اگر مسٹر جناح اور اُن کے ساتھیوں کو معلوم ہوتا کہ اسلامی تصورات پر زور دینے کا یہ مطلب ہے تو وہ پاکستان کے قیام کے لئے اسلامی بنیادوں کا کوئی تذکرہ درمیان میں نہیں لاتے۔

ہمیں افسوس اس امر کا ہے کہ دنیا پاکستان کے واقعات کو اسلامی تعلیمات کا صحیح نقشہ سمجھ رہی ہے آج اس کا خیال ہے کہ اسلام یہ ہی سکھاتا ہے کہ انسان گوشت خور درندوں سے بدتر کا منظر پیش کرتا رہے اور یہ کہ ملا ازم ہی اسلام کی ترجمان ہے۔

اگر ہم جیسے چند نفوس دس پانچ مقالات یا تقریروں میں اسلام کی طرف پاکستان کے واقعات سے برات کا اظہار بھی کرتے رہیں تو حالت یہ ہے کہ

صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانہ میں

بہرکیف مسلمانان عالم تک میری آواز پہنچے کہ نہ پہنچے۔ اور اس کا کوئی فوری اثر ہو یا نہ ہو یہ ایک فرض ہے جو بہرحال ادا کرنا ہی چاہیے

ایک مبلغ کو اس سے بحث نہیں ہوتی کہ اس کی آواز کتنے آدمی سنیں گے اور اس کا کتنا اثر اور کتنی دیر میں ہوگا۔ اُس کو تو قرآن کی یہ ہدایت ہے کہ

فذکر انما انت مذکر (نصیحت کئے جا کیونکہ تیری حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ تو ایک نصیحت کرنیوالا ہے) لست علیھم بمصیطر (تو ان پر داروغہ نہیں ہے کہ زبردستی اُن سے اپنے عقائد منوائے)

پس ہماری پوزیشن یہ ہے ؎

کس بشنود یا نشنود من ہائے وہوئے می کنم

یا اگر زیادہ ملائم الفاظ میں کہنا ہو تو یوں کہیئے ؎

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم

ہلال۔ کے کالموں میں میں کبھی صرف گفتگو پر قناعت کرتا ہوں اور کبھی طیش میں آ کر ہائے وہو سے کرنے لگتا ہوں۔ غالب نے میرے ہی حسب حال لکھا ہے ؎

فریاد کی کوئی لَے نہیں ہے
نالہ پابندِ نَے نہیں ہے

بہرکیف اتنی بات صاف ہے کہ اسلام کو مولوی مٹا رہے ہیں۔ اس کی عزت چوراہے پر دھڑی دھڑی لٹا رہے ہیں اور ابھی تک بدقسمتی سے قوم کی یہ حالت ہے کہ وہ مولویوں ہی کو اسلامی تعلیمات کا امین و علمبردار سمجھتی ہے اور جب اُن سے دق ہو کر نکلتی ہے تو سیدھی الحاد و دہریت کی گود میں پناہ لیتی ہے جب تک قوم یہ نہ سمجھنے لگے کہ مولوی اسلام کی تعلیمات کے امین نہیں بلکہ دشمن ہیں کوئی اصلاح ممکن نہیں۔ آج پاکستان میں یہ واقعات ہو رہے ہیں کل انڈیا میں ہونگے پرسوں ایران ہے اور پھر دوسرے اسلامی ممالک ہیں جہاں مولویت کے یہ بدنما مظاہرے ہوا ہی کریں گے

اسلام میں ترقی و غلبہ کا پورا پروگرام موجود ہے مگر اسکی تبلیغ کا منصب غلط ہے قرآن و حدیث کی ترجمانی کا فرض وہ لوگ ادا کر رہے ہیں۔ جو اس فرض کو جدید ماحول میں ذرا بھی نہیں سمجھتے نتیجہ یہ ہے کہ اسلام انسان کی زندگی سے الگ کوئی مقابلہ چیز ہو کر رہ گیا ہے۔ مولوی جدید زندگی کے جدید تقاضوں کو نہیں سمجھتا اس لئے وہ قرآن کی آیتوں اور رسول کی حدیثوں کی زندگی کے حالات پر مضحکہ خیز طریقہ سے منطبق کیا کرتا ہے نتیجہ قوم کی تباہی کی شکل میں نکلتا ہے۔ پاکستان میں یہ ہی ہو رہا ہے اور نہ کسی نہ کسی شکل میں یہ ..

صداقت بانی سلسلہ احمدیہ اور ہندو دھرم

از مکرم حیات محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲)

۳ - حضرت مظہر جان جاناں

"روزے شخصے در حضور ایشاں گفت در خوابے دیدہ ام کہ صحرائے است پُر از آتش وکشن درون آتش است و رام چندر در کنارہ آں آتش شخصے در تعبیر آں گفت کہ کشن و رام چندر از کبرائے کفار اندر آتش دوزخ معذب اند۔ فقیر گفتم ایں خواب را تعبیر دیگر است ہر شخصے معین از گذشتگان بے آنکہ کفر او از شرع ثابت شود بکفر جائز نیست از احوال ایں ہر دو کتاب و سنت ساکت است و بمقتضائے آیۃ شریف وان من امة الاخلا فیھا نذیر۔

ظاہر است کہ دریں جماعت نیز بشیرے و نذیرے گذشتہ باشد دریں صورت محتمل است ۔ کہ آنہا ولی یا نبی باشند رام چندر کہ در ابتدائے خلقت جن پیدا شدہ در آں وقت عمرہا دراز و قوتہا بسیار بود اہل زمانہ را بہ نسبت سلوکی تربیت کردہ و کشن آخرین بزرگان اینہا است۔ در زماں وقت نسبت بہ سابق عمرہا کوتاہ وقوتہا ضعف گردید پس اہل زمانہ خود را بہ نسبت جذبی ہدایت میکرد کثرت غناء و سماع کہ از وے منقول است دلیل است بر ذوق و شوق نسبت جذبہ پس حرارتہائے نسبت عشق و محبت بصورت صحرائے آتش نمودار شد۔ کشن کہ متفرق کیفیتہائے محبت بود درون آتش ظاہر گردید۔ و رام چندر کہ راہ سلوک داشت در کنارہ آں پدیدار شد واللہ اعلم۔

۴ - موجودہ زمانہ کے صوفیا میں سے حضرت خواجہ حسن نظامی نے کرشن بیتی کے نام سے ایک پوری کتاب ہی لکھ ڈالی ہے۔ جو ۱۹۱۶ء میں ہلالی پریس دہلی سے شائع ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۲ پر وہ نہایت پریم اور محبت سے بھگوان کرشن کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

سلام تجھ پر اے غریب گوالوں کی گود ٹھنڈی کرنیوالے
سلام تجھ پر اے گم ناموں کے نام کو چار چاند لگانیوالے
اے ..... جو ایک مفلس دودھ والی کی آغوش میں پھولوں کی سیج سے زیادہ آرام میں پلاں پھیلائے سوتا ہے تجھ پر ہزاروں سلام۔"

۵ - مولوی فضل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ "ہندوؤں کی قوم میں رام چندر اور شری کرشن جی پیغمبر گذرے ہیں اور یہ سب موحد تھے۔"

۶ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی وہ اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

مندرجہ بالا اقوال سے یہ بات سدھ کرتی ہے کہ مسلمان ہی وہ جاتی اور اسلام ہی وہ دھرم ہے جس کی آدھار شلا یہی ہے کہ وہ تمام ان رشیوں اور اوتاروں کا احترام کرے جو کہ پرماتما کی طرف سے مانو سماج سدھار کے لئے آئے اسی نیم انوسار ہم رام اور کرشن تتھا بدھ جیسے مہاتماؤں کو پرماتما کے بھیجے ہوئے اوتار سدھارک مانتے ہیں۔ پس آنیوالا سدھارک جس نے کل یگ آکر تمام دھرموں میں ایکتا تھاپن کرنی ہے۔ وہ نسندیہہ مسلمانوں میں سے ہی ہوگا۔ پھر اس دشا پر ایک اور طرح سے بھی درشٹی ڈال سکتے ہیں اور وہ یہ کہ آنے والے اوتار نے نسندیہہ پرماتما سے ہی گیان حاصل کر کے وہ نیم بتانے ہیں جن سے سنسار کی بھن بھن جاتیاں آپس کے جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ وہی ایشور کی آگیا انوسار ستیہ اور دھرم کا زینہ کر کے مانو سماج کے سامنے رکھیگا۔ میرے اس کتھن کی تائید ہندو دھرم کے مشہور ودوان پنڈت راجا رام جی شاستری نے بھی کی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ

"سو ہر ایک مذہب میں موجودہ مذکورہ اصولوں کے مطابق اب جبکہ دنیا سے اصلیت گم ہو چکی تھی۔ اور مذہب صرف اس بات پر قائم رہ گیا تھا۔ ایک ایسے مہا پرش کو آنا چاہیئے تھا۔ جو پھر اصل الہام کو تازہ کرتا اور پرماتما کے اس اصلی چہرہ کو لوگوں کے سامنے رکھتا جو کہ دنیا سے اوجھل ہو چکا تھا شری کرشن جی کا وعدہ جھوٹا نہیں انہوں نے یہ وعدہ صرف اپنے ساتھ ہی نہیں جکڑا۔ بلکہ اس سے آگے چل کر انہوں نے کہدیا۔ "بہت سے ایسے ہیں جو گیان کے تپ سے پوتر ہو کر میری پدوی کو پہنچ جائینگے۔" کرشن جی کا یہ وعدہ اس اصول کو ظاہر کرتا ہے کہ سمے سمے پر دھرم کو پھر اصلیت پر لانے کے لئے اور لوگوں میں ایشوری گیان کو تازہ کرنے کیلئے مہاپرش آتے رہینگے۔"

(آریہ گزٹ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۷ء)

مندرجہ بالا شبدوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والا مہاپرش یقیناً تازہ ایشوری گیان لے کر آئے گا تاکہ وہ اس گیان دوارا مختلف اقوام میں پھیلے ہوئے اختلافات کو دور کر سکے اور ان کے لئے ایک ستیہ مارگ بتائے جس پر وہ چل کر پرم پتا کے دوار پر پہنچ جائیں۔

اوتار پرادربھاو

پرماتما کا یہ ایک اٹل نیم ہے کہ جب دنیا سے دھرم مٹ جاتا ہے اور ادھرم پھیل جاتا ہے اور دھرم کا نام صرف زبان پر ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس کا وجود دنیا سے مفقود ہو کر آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔ گھر گھر اور کوچہ کوچہ میں پاپ اور بے حیائی کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں لوگوں کے اقوال و افعال میں زمین و آسمان کا تفاوت ہوتا ہے۔ مذہبی نیتا اور رہنما اپنے مذہبی اصولوں کا پرتیاگ کر دیتے ہیں ایمان تتھا دھرم کا نام ان کی زبان پر ہوتا ہے۔ پرنتو ان کے دل ایمان سے خالی ہوتے ہیں اس وقت پرم پتا پرماتما اس خشک شدہ دھرم کی کھیتی کو ہرا کرنے کے لئے آسمان سے گیان اور الہام کا پانی نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کی روحانی پیاس کو دور کرے۔ ورتمان یگ میں جبکہ تمام دنیا پر ایک اندھکار چھایا ہوا ہے اور تمام قومیں غفلت و عصیان کے سیلاب میں بہی جا رہی ہیں۔ اور چلاّ رہی ہیں کہ کوئی ہادی اور رہنما آئے جو اس ڈوبتی ناؤ کو کنارے لگائے۔ زرتشتی ہو یا یہودی نصاریٰ ہو یا ہندو۔ مسلمان ہو یا اور کوئی سبھی کو ایک مصلح اور اوتار کی انتظار ہے۔ زرتشتی ایک فارسی الاصل کی انتظار میں ہیں تو یہودی اور نصاریٰ مسیحا کے لئے چشم براہ۔ مسلمان مہدی کے منتظر ہیں تو ہندو کرشن کی آمد ثانی کے۔ اور یہ تمام پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ

مغرب ز تو بیگانہ مشرق ہمہ افسانہ
وقت است کہ در عالم نقش دگر انگیزی
(اقبال)

ارتھات اب کسی ایسی شکتی کا پرادربھاو ہو جو کہ دنیا کا کہنہ نظام الٹ کر ایک نئے آسمان اور ایک نئی زمین کی تخلیق کرے۔ ایسے سمے میں پرماتما نے قادیان کی پوتر بھومی میں اپنا گیان دے کر ایک مہاپرش کو بھیجا جس نے پرماتما کی آگیا انوسار سنسار کو سندوں کا سندیش دیتے ہوئے فرمایا کہ "یہ خدا تعالےٰ کا شکر کرنے کا مقام ہے کہ ہم لوگ جو مسلمان ہیں ہمارے اصول میں داخل ہے کہ گذشتہ نبیوں میں جن کے ذریعے اور قومیں اور امتیں بکثرت پھیل گئی ہیں۔ کسی نبی کی تکذیب نہ کریں کیونکہ ہمارے اسلامی اصولوں کے موافق خدا تعالےٰ مفتری کو ہرگز یہ عزت نہیں بخشتا کہ وہ ایک سچے نبی کی طرح مقبول خلائق ہو کہ ہزارہا فرقے اور قومیں اس کو مان لیں، اور اس کا دین زمین پر جم جائے اور عمر پائے۔ لہٰذا یہ ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم ان تمام نبیوں کو جنہوں (باقی صفحہ ۱۳ کالم ۲ پر)

مسئلہ ختم نبوت بقیہ صفحہ ۹

کر دیتا۔ آپ کو ذرا بھی کوشش کی ضرورت نہیں یہ اب ہے۔ اور اگر وہ واقعی منجانب اللہ ہیں اور آپ کی جماعت حق پر ہے تو یہ مولوی اور ان کے ساتھی ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ چنانچہ مجلس عمل آل پارٹیز کا بیان جو آزاد ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء اور پھر آزاد ۱۴ جنوری ۱۹۵۳ء میں چھپا ہے:۔

"تحفظ ختم نبوت کے متعلق ..... پیش کردہ مطالبات کو تسلیم کرنے میں تا حال حکومت پاکستان کی طرف سے کسی شکل میں آمادگی کا اظہار نہیں کیا گیا بلکہ مجلس عمل کے تمام آئینی داعیات کو مختلف حیلوں سے نظر انداز کیا گیا۔ اور یہ کہ مجلس احرار اسلام مسلم لیگ اور اس کی حکومت سے قطعاً مایوس ہو چکی ہے۔" (۱۴ جنوری)

یعنی باوجود جا بجا کانفرنسیں کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ یہ ناکامی کا اعتراف ظاہر کرتا ہے کہ حق کے مقابل پر باطل کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ بدبختی سے اللہ والوں پر الزام دینا اور الٹا ان کو مجرم ٹھہرانا خدا کے غضب کو بھڑکانے والا ہے اور خائب و خاسر رکھتا ہے۔

سچے خیر خواہوں کے ساتھ ہمیشہ کیسا سلوک ہوا؟

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری)

اللہ جل شانہٗ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:۔
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ
یعنی بندوں پر کیا ہی افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہیں کیا۔ ناشکرے دنیا داروں کا یہ ایک بندھا ہوا قانون ہے کہ وہ اپنے سچے محسن اور اپنے مخلص بہی خواہ کے ساتھ ضرور برا سلوک کیا کرتے ہیں۔ انبیاء اور رسولوں سے بڑھ کر انسان کا خیر خواہ اور کون ہو سکتا ہے کوئی تو آرے سے چیرا گیا۔ کسی کو ڈھیلوں سے مار کر حیران اور زخمی کیا گیا۔ کسی کو جلا وطن کیا گیا۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا میں جتنے نبی آئے سب ستائے گئے۔ لیکن میں سب سے بڑھ کر ستایا گیا۔ اور ہونا بھی یوں ہی چاہیئے۔ کیونکہ سب سے بڑھ کر بنی نوع انسان کے خیر خواہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ پیغمبروں کے سچے نائب وجانشین اولیائے کرام بھی خدا کے ناشکرے بندوں کے ہاتھوں سے بہت کچھ ستائے اور ستایا ہوا۔ خلفائے راشدین جو سب سے بڑھ کر خیر خواہ اسلام اب تک کوئی نہیں ہوا۔ ان کو اسلام سے خارج کرنے والے ان کو گالیاں دینے کو ثواب سمجھنے والے ہنوز لاکھوں موجود ہیں۔ آئمہ اربعہ میں سے بھی کوئی ظلم و تعدی سے نہ بچا حضرت امام اعظم ابو حنیفہؓ کو کمبختوں نے جاہل۔ بدعتی۔ زندیق۔ کافر تک کا لقب دیا قید خانے میں قید کر دیا گیا۔ اینٹ گننے کا کام لیا گیا۔ آخر کو وہ قید خانہ ہی میں زہر دیئے گئے۔

ابو عبد اللہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو موذیوں نے اضر من ابلیس کہا۔ رافضی نام رکھا۔ یمن سے بغداد تک بے عزتی کے ساتھ قید کر کے بھیجے گئے۔ راہ میں لوگ انہیں گالیاں دیتے جاتے تھے۔ ابو عبد اللہ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ پر اس قدر ظلم کیا گیا کہ پچیس برس تک جمعہ وجماعت کے لئے باہر نہ نکل سکے ذلت کے ساتھ قید کئے گئے۔ ایسی بے رحمی کے ساتھ لوگوں نے ان کی مشکیں باندھیں کہ ہاتھ بازو سے اکھڑ گیا۔ اونٹ پر کھڑا کر کے پھرایا گیا۔ اور ایک مسئلے سے انکار کرنے کی وجہ سے ستر کوڑوں سے مارے گئے۔ اور قید کر دیئے گئے۔ حضرت امام حنبل ۲۸ ماہ قید رہے۔ بھاری بھاری زنجیریں ان کے پاؤں میں ڈالی گئیں۔ ذلیل کرنے کے لئے مجلسوں میں بلائے جاتے اور لوگ ان کو طمانچے مارتے اور منہ پر تھوکتے۔ ہر شام کو جیلخانہ سے نکال کر کوڑے مارے جاتے حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے وطن سے نکالے گئے۔ جب سمرقند پہنچے تو سمرقند والے بھی اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ وہ سمرقند میں رہیں۔ تو آپ نے تہجد کی نماز میں دعا کی کہ خدایا دنیا مجھ پر تنگ ہو گئی ہے تو اب مجھ کو اپنی طرف بلالے۔ پس انہوں نے اسی ماہ میں انتقال فرمایا قطب الاقطاب بایزید بسطامی قدس اللہ سرہٗ شہر بسطام سے سات مرتبہ نکالے گئے۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی جن کو قوم نے سلطان العارفین کا لقب دیا تھا تکفیر کی گئی۔ شیخ الاسلام محی الدین ابو القادر رحمۃ اللہ علیہ الحسنی والحسینی الجیلانی کو فقہانے کافر کہا۔ ابن جوزی نے ان کے خلاف میں ایک کتاب تصنیف کی۔ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ اکبر کہلاتے ہیں ان کو نہ صرف کافر بلکہ اکفر کہا گیا۔ بلکہ علماء زمانہ نے یہ فتویٰ دیا کہ ان کا کفر یہود ونصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ اس پر بھی صبر نہ کیا بلکہ ان کے کل ماننے والوں کو کافر قرار دیا۔ پھر بھی دل کو ٹھنڈک نہ ہوئی تب یہ لکھا کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ کافر اور پھر جو کفر میں شک کرنیوالے کے کفر میں شک کرے وہ کافر۔ حضرت مولانا مولوی جلال الدین رومی صاحب مصنف مثنوی شریف مولانا جامی علیہ الرحمۃ شیخ فرید الدین عطار کے کافر کہنے والے مسلمان سوتہ میں ابھی تک موجود ہیں۔

حجۃ الاسلام مولانا ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ مصنف احیاء علوم الدین وکیمیائے سعادت کافر ٹھہرائے گئے اور ان کی کتابوں کو جلا دینا اور ان پر لعنت کرنا ثواب سمجھا گیا۔ ایک شخص نے امام غزالی علیہ الرحمۃ کو لکھا کہ آپ کے بارے میں یوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کے جواب میں حضرت نے لکھا کہ "حاسدوں کی باتوں پر خیال نہ کرو اور جاہلوں کے لعن وطعن سے رنجیدہ مت ہو۔ اے برادر! ذلیل جان اُس آدمی کو جس کا لوگ حسد نہ کریں اور حقیر سمجھ اس شخص کو جس کو لوگ کافر اور گمراہ نہ سمجھیں" غرض اس قصہ کو کہاں تک طول دیں مختصر یہ ہے کہ کوئی سچا خیر خواہ ہو نہیں سکتا جو ستایا نہ جائے۔ اہل اسلام کے اولیائے کرام کے ساتھ خود مسلمانوں نے جو سلوک کیا ہے اس کو اگر لکھا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ کے امام و مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ اور آپ کی جماعت کے ساتھ لوگوں نے برا سلوک کیا۔ کفر کے فتوے لگائے۔ اور ہر ممکن تکلیف اور دکھ پہونچانے کی مولویوں علماء اور دیگر اقوام نے مل کر اور بلیغ و بیہودہ بھی کوششیں کیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی ہر رنگ میں مدد فرمائی اور ہر میدان میں ان کو فتح عطا فرمائی۔ اس طرح بنی نوع انسان کے سچے خیر خواہ اور اسلام کی اشاعت کرنیوالے امام وقت مسیح موعود مہدی علیہ السلام کی صداقت دنیا پر ظاہر ہوئی اور ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو امور بالا پر غور کرنے اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے تا اس طرح آپ امام وقت مسیح موعود کو شناخت کر کے صحیح معنوں میں خدمت اسلام کر سکیں۔
آمین!

مساعی مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان (بابت ماہ امان ۱۳۳۲ھش)

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کا خلاصہ اس لئے شائع کیا جاتا ہے تاکہ دوسری مجالس اس کے پیش نظر اپنے خدام میں ترقی کی روح پیدا کریں اور تا مجالس میں مسابقت کی روح بڑھے

کلکتہ۔ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں۔ اس ماہ چندہ کی وصولی کی رفتار سست رہی ہے۔ جس کا دلی افسوس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کوتاہی کو دور کرنے کی کوشش کی جائیگی ایک گھر میں سودا لاکر دیا جاتا رہا۔ ایک مریض کی تیمارداری کی گئی۔ لائبریری کے لئے دوستوں سے کتب حاصل کی گئیں۔ الوصیت اور کشتی نوح خدام کے زیر مطالعہ ہے۔ درس القرآن میں خدام باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ جو کہ مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ بیان فرماتے ہیں۔ مقامی مسجد کے لئے بجلی کی کنکشن وغیرہ کے متعلق افسروں سے ملا گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی محکمہ جات سے اجازت نامے مل جائیں گے۔ یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ بڑے شاندار طریقے سے منایا جائے گا۔ گیارہ صد روپے کے اخراجات کا اندازہ ہے۔ اس وقت تک خدام نے چار صد روپے کی وصولی کر لی ہے۔ سلسلہ کا لٹریچر غیروں کو پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ ارادہ ہے تمام ایڈیٹروں کے نام اخبار "بدر" جاری کرائی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس مقصد میں کامیاب کرے۔

بھرت پور۔ مکرم عبد الستار صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں۔ چندوں کی فراہمی میں کوشش کی جاتی رہی۔ بیوہ عورتوں کا سودا لاکر دیا جاتا رہا۔ جلسہ سالانہ میں خدام واطفال نے تمام کاموں میں حصہ لیا۔ ایک احمدی بھائی کا کھیت لگانے میں امداد کی گئی۔ نماز باجماعت کی حاضری ۹۵ فی صدی جمعہ کو ۱۰۰ فی صدی ہوتی ہے۔ ۲۷/۳/۵۳ کو بعد نماز جمعہ ایک تربیتی جلسہ کیا گیا۔ بیرام پور کی مسجد کے اردگرد خداموں نے مٹی ڈلوائی۔ بذریعہ لٹریچر تبلیغ کی گئی۔ چار اطفال یسرنا القرآن اور اردو قاعدہ پڑھ رہے ہیں۔

صادق نگر ضلع آگرہ۔ مکرم منور احمد خان صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں۔ دو مریضوں کو دوا لاکر دی گئی۔ اور دو غرباء کو کچھ غلہ دیا گیا۔ ایک میلہ پر جانے والے پیاسوں کو پانی پلایا گیا۔ ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ درس تفسیر کبیر باالتزام جاری ہے۔ ۲۵ فٹ لمبا اور ۲ فٹ اونچی ایک حفاظتی دیوار بنائی گئی۔ پندرہ افراد زیر تبلیغ ہیں۔ خدام ورزش وغیرہ کرتے ہیں۔

کشن گڑھ (راجستھان) مکرم ولدار علی صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں۔ کئی غریبوں کی امداد کی گئی اجمیر شریف عرس کے دوران میں ایک شخص کے دو سو روپے گر گئے۔ نور محمد صاحب خادم کو وہ روپے ملے۔ انہوں نے اس شخص کو بلا کر وہ روپے لا دیئے۔ خدام کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں۔ ایک مکان کے لئے تین چار دن وقار عمل کیا گیا۔ انفرادی تبلیغ کی جاتی ہے۔

قاضی کوڈی (کالیکٹ) مالابار۔ ایم۔ کے حسن کویا صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں:۔ خدمت خلق میں غرباء ومستحقین کی امداد کی گئی۔ اس مہینے میں مولوی ابو الوفا صاحب مبلغ نے درس دیا ہے۔ اور نماز میں پابندی کے لئے نصیحت کی ہے۔ آٹھ افراد کو تبلیغ کی گئی۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ
غیروں کی نظر میں

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

(ٹریکٹ)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعۃ المبارک قادیان میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۱ء میں آپ نے دعویٰ فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اسلام کی دوبارہ زندگی و اشاعت کے لئے مامور فرمایا ہے اور آپ ہی اس زمانہ کے امام مہدی مسیح ہیں جنکی آمد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے قریباً ۱۳۰۰ سال قبل پیشگوئی فرمائی تھی حضور علیہ السلام نے دعویٰ کے بعد زندگی بھر تقریر و تحریر اور اشاعت کتب و رسائل کے ذریعہ دین اسلام کی خدمت کی۔ اور دلائل و براہین کے ذریعہ اسلام کا غلبہ دیگر مذاہب و ادیان پر ثابت کیا۔ مخالفین اسلام کو بار بار مقابل پر آنیکی دعوت دی۔ مگر کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ فرمایا ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آخر آپ ایک کامیاب زندگی گذار کر ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی زندگی یا وفات کے بعد جس رنگ میں آپ کے مخالفین نے بھی آپ کے تقویٰ و طہارت اور خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا ہے ان میں سے بعض کی آراء ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہیں:۔

الفضل ما شهدت به الاعداء

۱۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنہ کی رائے

"مؤلف براہین احمدیہ (حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے واللہ حسیبہٗ شریعت محمدیہ پر قائم پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں"

(اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر ۹)

"ہماری رائے میں یہ کتاب (براہین احمدیہ) اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ ۔ ۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے"

(اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر ۶)

۲۔ مولوی سراج الدین صاحب والد مولوی ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار کی رائے۔

"مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲۔۲۴ سال کی ہوگی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ "جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے"

(زمیندار ۸ر جون ۱۹۰۸ء)

۳۔ مرزا حیرت صاحب دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی کی رائے۔

"مرحوم کی اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی ہی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اسنے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے۔ بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کو کھول سکتا۔ ۔ ۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ۔ ۔ اس کا پر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا تھا اور واقعی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ ۔ ۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں۔ مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا"

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

۴۔ ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل امرتسر کی رائے۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ ۔ ۔ دنیا سے اٹھ گیا۔ ۔ ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ انکی یہ خصوصیت۔ ۔ کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے۔ ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ ۔ ۔ آئندہ امید نہیں۔ کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو"

۵۔ ایڈیٹر صاحب رسالہ تہذیب النسواں لاہور کی رائے۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے۔ اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی"

۶۔ ایڈیٹر صاحب اخبار "اندر" لاہور کی رائے

"مرزا صاحب اپنی ایک صفت میں محمد صاحب سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ اور وہ صفت ان کا استقلال تھا خواہ وہ کسی مقصود کو لے کر تھا۔ اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے۔ اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہ کھائی"

۷۔ انگریزی اخبار "پانیئر" الہ آباد کی رائے

"اگر گذشتہ زمانہ کے اسرائیلی نبیوں میں سے کوئی نبی عالم بالا سے واپس آکر اس زمانہ میں دنیا میں تبلیغ کرے تو وہ بیسویں صدی کے حالات میں اس سے زیادہ غیر موزوں معلوم نہ ہوگا۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے۔ ۔ ۔ مرزا صاحب کو اپنے دعوے کے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔ اور وہ کامل صداقت اور خلوص کے ساتھ اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اور یہ کہ انہیں ایک خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ایک دفعہ انہوں نے بشپ ویلڈن (بشپ لیفرائے آف لاہور ۔۔ ناقل) کو چیلنج دیا جس نے اسے حیران کر دیا کہ وہ نشان نمائی میں ان کا مقابلہ کرے۔ اور مرزا صاحب اس بات کے لئے تیار تھے۔ کہ حالات زمانہ کے ماتحت بشپ صاحب جس طرح چاہیں اطمینان کر لیں کہ نشان دکھانے میں کوئی فریب اور دھوکہ استعمال نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ لوگ جنہوں نے مذہبی میدان میں دنیا کے اندر حرکت پیدا کر دی ہے وہ اپنی طبیعت میں انگلستان کے لارڈ بشپ کی نسبت مرزا غلام احمد صاحب سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہر حال قادیان کا نبی ان لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے"

(اخبار پانیئر ۲۰ر مئی ۱۹۰۸ء)

۸۔ ایڈیٹر صاحب اخبار "صادق" ریواڑی کی رائے

"مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے"

۹۔ مسٹر والٹر ایم اے سیکرٹری آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن۔ ۔ ۔ اپنی انگریزی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ہر طرح سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور دلکش اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا ہے جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کیلئے جان دیدی"

۱۰۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی حسن تعلیم کا ذکر انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ کہ آپ نے اپنے خلق کی حلیمی۔ اپنی تعلیم کی معتدلانہ روشنی دماغ اور ملائمت ضرورت پسند مناسبت اور اپنے معجزات کے ذریعہ یسوع مسیح سے اپنی شخصیت اور کیرکٹر کی مماثلت کو ثابت کیا۔ مثلاً جہاد جیسے عام طور پر کفار سے جنگ کے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے

[illegible] کے مطابق آپ نے [illegible] عمر پا کر [illegible] "تلک عشرۃ کاملۃ" [illegible]

مسئلہ ختم نبوّت اور احمدیت

از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

کچھ عرصہ سے احراری اور مودودی مولوی صاحبان اور ان کے ساتھ بعض دیگر اہل غرض نے سیاسی و ذاتی اغراض کے ماتحت جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کر رکھا ہے۔ کہ یہ لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اس لئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے حالانکہ اصل صورت معاملہ یوں ہے کہ یہ مولوی صاحبان اور ان کے ساتھی خود ختم نبوت کا سب سے بڑھ کر انکار کرنیوالے ہیں۔ چنانچہ میں اپنے کلمہ گو بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان مولوی صاحبوں سے دریافت کریں کہ آیا تمام اہل اسلام کا یہ پختہ عقیدہ چلا آتا ہے یا نہیں کہ مسیح ناصری اللہ کا رسول آسمان پر دو ہزار برس سے زندہ موجود ہے اور وہ اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح و امداد کیلئے آئیگا۔ اور جو اُسے رسول و نبی نہ مانے گا اسے امام مہدی کے ساتھ مل کر کافر قرار دے کر قتل کر دیگا۔ لا یقبل الا السیف او الاسلام یعنی وہ سوائے تلوار یا اسلام کے کوئی اور بات قبول نہ کرے گا۔

جناب مفتی درسگاہ دیوبند نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے کہ مسیح جیسے پہلی بعثت میں اللہ کا رسول اور نبی تھا اور اس کے منکر کافر تھے اسی طرح دوبارہ آمد کے وقت رسول اور نبی ہوگا۔ اور اس کو نہ ماننے والے کافر اور قتل کے سزاوار ہونگے۔

اس فتوے اور دیگر اہل اسلام کے عقیدے سے یہ ظاہر ہے کہ سب مانتے ہیں کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (۱) ایک نبی ضرور آئیگا جس کا انکار کفر ہوگا (۲) وہ اسلام کو از سر نو زندہ کریگا اور وہ مسیح ہوگا۔ پہلے تو حسب قرآن مجید اور (رَسُولًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ) صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول تھا اور اتنی ہی فوقی استعداد رکھتا تھا مگر جب دوبارہ آئے گا تو چونکہ حضرت نبی کریم خیر الرسلؐ کی جانشینی کرے گا جو تمام جہان کے لئے رسول اور ہادی تھے (وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ) اس لئے رسول الی العالمین ٹھہرے گا اور اس طرح پر ختم نبوت کی مہر توڑ کر (ان مولویوں کے اعتقاد کے مطابق) آخری رسول اللہ ہوگا۔

اب آپ غور فرمائیں کہ کس قدر ہتک حضرت خیر الرسل محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کاملہ کی اس عقیدے سے ہوتی ہے اور ختم نبوت (جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں) کا منکر کون ٹھہرتا ہے۔ کیا یہ مولوی صاحبان اور ان کے پیرو اور ساتھی یا ہم؟ جو مسیح بن مریم کو تیس آیات قرآن مجید کے مطابق دو ہزار سال سے وفات یافتہ مانتے ہیں اور صدق دل سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ بجسدہ العنصری آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو نہ صرف قرآن مجید کی تصریح کے خلاف ہوگا۔ بلکہ حضرت خاتم النبیینؐ کی نبوت کاملہ مکملہ اور آپؐ کی قوت قدسیہ کی ہتک کا موجب ہے اور کفار کے اس قول کی تردید نہ ہو سکیگی کہ نعوذ باللہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اَبتر ہیں۔ نہ کوئی جسمانی بیٹا ہوا نہ روحانی کامل و اکمل بیٹا جو آپؐ کے تمام کمالات کا وارث ٹھہر کر آپؐ کی قائمقامی کے لائق ٹھہرا اسلئے (بقول مولویوں کے) دوسری اُمت کا ایک فرد بطور لے پالک لینا پڑا۔ حالانکہ اس کفریہ عقیدہ کی تردید آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں کی گئی ہے۔ اس آیت میں یہ تو تسلیم فرمایا کہ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر یعنی ان کی زینت کا موجب اور آنے والوں کی تصدیق کرنے والے جو آپؐ کے رُوحانی بیٹے اور آپؐ کے کمالات کے وارث ہو کر قائمقامی کرینگے۔ اگر معنے یہ کئے جائیں کہ آپؐ پر سب برکتوں اور روحانی فیضوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ نہ آپؐ کا کوئی جسمانی بیٹا ہے نہ روحانی بیٹا۔ تو پھر جو تعریف کی گئی ہے۔ اس میں دوسرے رسولوں پر کیا زیادتی ہوئی؟ اور یہ عجیب تعریف ہوگی بلکہ اس طرح تو کافروں کا اعتراض درست ٹھہریگا جو حقیقت میں بالکل غلط ہے قرآن مجید تو فرماتا ہے مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ کہ تمہارے منہ بولے بیٹے تمہارے بیٹے نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ مگر یہ مولوی صاحبان اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے کہتے ہیں کہ آپؐ کی اُمت پر وحی والہام کا دروازہ بند ہے اس لئے دوسری امت سے ایک لے پالک بیٹا عیسیٰ ابن مریم بنا کر اس سے آپؐ کی جانشینی اور وراثت کا کام لیا جائے گا۔

ہمارے امام فرماتے ہیں:۔

"یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سید و مولیٰ ختم الرسل افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جب کہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ بن مریم کا مثیل کوئی نہیں آ سکتا اس لئے ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالےٰ دوبارہ دنیا میں لائیگا۔ اور اس اعتقاد سے ایک گناہ نہیں دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ ان کا اعتقاد ہے کہ با اختیار اپنی دوبارہ آمد کے خاتم الانبیاء عیسیٰ ہی ہے اور وہی قاضی و حَکَم ہے۔" (حقیقۃ المسیح)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"ایک طرف تو یہ لوگ قرآن شریف میں پڑھتے ہیں اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی ہر نعمت پوری پوری تمہیں بخشی) اور دوسری طرف اپنی نئی نئی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل دین کو توڑ کر دین ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایک مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور اعمال پر کچھ کمی بیشی کر سکتے ہیں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا کیا اَرَّہ[1] کا ذکر میں نے کسی کو بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر۔ ۔ ۔ میں کسی کو سکھاتا ہوں؟ ۔ ۔ ۔ بغدادی نماز معکوس وغیرہ میں نے ایجاد کر رکھی ہیں؟ یا شیخ عبد القادر شیئاً للّٰہ کہنا کیا اس کا ثبوت کہیں قرآن کریم میں ملتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ کیا ان باتوں کو بیان کر کے اپنے اعمال دکھا کر تم لوگ اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیینؐ کی مہر کو توڑا ہے۔ علاوہ ازیں قبروں کی طرف شدّ رحال اور عرس منانا اور تعزیئے نکالنا اور ان (فقیروں اور تعزیوں) سے مرادیں مانگنا کون سا اسلام ہے؟"

(الحکم)

پس مندرجہ بالا بیانات کے مطابق ہر کلمہ گو بھائی سے التجا ہے کہ وہ ان مولوی صاحبان اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے کارپردازوں سے پوچھے کہ عیسیٰ بن مریم رسول و نبی کی دوبارہ آمد کا عقیدہ رکھ کر اور شریعت محمدیہ کے خلاف جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ علیہ السلام نے لکھا ہے اعمال کا مرتکب ہو کر ختم نبوت کا انکار اور نبوت محمدیہ کی ہتک کا ارتکاب کون کر رہا ہے؟ اور جو الزام آپ ہمیں خواہ مخواہ دے کر غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر تلے ہیں اس کا سزاوار کون ہے۔ یہ مولوی، آپ لوگ یا ہم؟ جو کہ

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلین

کے مصداق ہیں اور جو اپنے امام کے اس عقیدہ پر ایمان رکھتے ہیں کہ

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے[2]

اور یہ کہ

ہر نبوت را بروشد اختتام[3]

اور یہ کہ

ما زعشاقِ فرقان و پیغمبریم
بدیں آمدیم و بدیں بگذریم[4]

آپ لوگوں کے مولوی صاحبان تو قرآن مجید کی کئی آیتوں کو منسوخ سمجھتے ہیں اور ہم ایک ایک نقطہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کو قابل عمل مانتے ہیں اور اور اس بات کے قائل ہیں کہ

یک قدم دُوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

یعنی اُس نورانی کتاب (قرآن مجید) سے ایک قدم دوری بھی ہمارے نزدیک کفر، محرومی اور تباہی ہے یہ سب اشعار ہمارے امام علیہ السلام کے ہیں۔ بھلا ایک بات بھی ایسی بتاؤ جو ہم خلافِ کتاب اللہ و سُنت محمدیہ کرتے یا کہتے ہیں اور ہمارے سوا کوئی ایسی جماعت یا کچھ افراد کا نام لو جو اپنے مالوں اور آمدنیوں کا پانچواں حصہ جوش اخلاص سے بالالتزام دین اسلام کی اشاعت و حفاظت پر خرچ کرتے ہوں۔ اور ہمارے گریجوایٹوں اور مولوی فاضلوں کے سوا کوئی ہے جو دیوانہ وار بلادِ مغرب و ممالک عربیہ میں دین اسلام کی اشاعت کے لئے گھر بار چھوڑ کر نکل گیا ہو اور کامیابی سے ہزاروں کو کلمہ پڑھا کر نماز روزے کا پابند بنا چکا ہو؟ جس کا اقرار یورپ اور عرب کے کئی اخبار کر چکے ہیں۔ تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ یہ مولوی صاحبان اپنے گھروں میں مزے سے بیٹھے دوسروں کو کافر کہنے اور ٹھہرانے کے سوا کوئی مشغلہ نہیں رکھتے یہ تو دین کے حامی، محافظ اور مددگار ہیں اور جو اپنی زندگیاں اور اموال دین کے لئے وقف کر کے عملی رنگ میں اپنے ایمان کا ثبوت دے رہے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ایسی بے انصافی بھی کیا ہوگی! آخر خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے جہاں حق و باطل کا فیصلہ ہوگا۔ اگر مرزا صاحب (علیہ السلام) مفتری تھے تو ان کے لئے آپ خدا تعالےٰ کا یہ قول کافی تھا وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی وہ اللہ آپ کو بھی ہلاک اور ناکام کر

---

[1] جس طرح آرہ چلتا ہے اس طرح دم کو روک کر اور آگے پیچھے کر کے ذکر اذکار کرنے کا بدعتی لوگوں میں ایک طریق تھا۔

[2] اسکے پاک نفس پر ہر کمال ختم ہو گیا۔ اس لئے اس پر پیغمبروں کا خاتمہ ہو گیا۔

[3] ہر قسم کی نبوت کی تکمیل اس پر ہو گئی۔

[4] ہم قرآن اور آنحضرتؐ کے عاشقوں میں سے ہیں اسی پر ہم آئے ہیں اور اسی حالت پر گذر جائیں گے۔

[5] یعنی ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔

خصوصیات اسلام

از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

ذیل میں بطور نمونہ چند ایسی خصوصیات پیش کی جاتی ہیں۔ جو کہ صرف اسلام اور اس کی کتاب قرآن مجید میں ہیں اور دیگر الہامی اور آسمانی کتاب میں موجود نہیں تاکہ ہر حبیب اور راح کو غور کرنے کا موقعہ مل جائے۔ کہ وہ کونسا اعلیٰ درجہ کا مذہب ہے جو ہمیں اختیار کرنا چاہیئے۔

پہلی خصوصیت قرآن مجید اس وقت نازل کیا گیا جبکہ باقی تمام کتب اپنی اصلی الہامی شکل میں باقی نہ رہی تھیں مگر قرآن نازل کرنے کے ساتھ ہی خدا نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لے لیا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (پ ۱۴ ع ۱) یہی وجہ ہے کہ وہ ہر قسم کی تبدیلی اور تحریف اور تغیر سے محفوظ ہے۔ اس کی حفاظت ظاہری کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو متعدد اسباب پیدا فرمائے ان میں سے بڑا سبب یہ ہے کہ ولقد یسرنا القرآن الذکر (پ ۲۷ ع ۸) خدا نے قرآن کریم کو یاد کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے یہاں تک کہ آج لاکھوں مسلمان مرد، عورتیں اور بچے اس کے حافظ موجود ہیں۔ اور بالفرض اگر کوئی ایسا انقلاب آجائے جس سے تمام دنیا کی کتب ناپید ہو جائیں تو بھی جبتک اس دنیا میں انسان موجود ہیں تب تک قرآن بھی محفوظ رہے گا کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں میں محفوظ کر دیا گیا ہے اور اسے دنیا کی کوئی طاقت ناپید نہیں کر سکتی۔

اور حفاظت قرآن کے باطنی اسباب میں سے بڑا سبب خدا نے یہ فرمایا کہ اس کی تعلیم کو اجاگر کرنے کے لئے ہر زمانہ میں سلسلہ مجددین قائم فرمایا۔ برخلاف اس کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں جس کی آسمانی کتاب کی حفاظت کے لئے خدا کی طرف سے نزول قرآن کے بعد کوئی سلسلہ کھڑا کیا گیا ہو۔ کیونکہ جو کل توڑ دیا جائے گورنمنٹ اس کے لئے استاد نہیں بھیجتی۔ اور جو باغ سوکھ جائے اس کے لئے کبھی کوئی مالی مقرر نہیں کیا جاتا۔

دوسری خصوصیت اکثر لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ بعض دکانوں پر کسی ایک چیز کے موجود ہونے کا بورڈ لگا ہوتا ہے اور بعض پر جنرل مرچنٹس کا یعنی یہاں پر ہر قسم کا سودا مل سکتا ہے۔ بعینہ ہم دیکھتے ہیں کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے انسان کی زندگی کے سدھار کے لئے ہر چیز کے مہیا کرنے کا بورڈ آویزاں کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (پ ۹ ع ۱۰) یعنی محمد رسول اللہ صلعم تمام روئے زمین کے لوگوں کے لئے رشد اور ہدایت کا سامان لے کر آئے ہیں۔ اور فرمایا نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء وھدًی (پ ۱۴ ع ۱۸) یعنی آپ پر جو کتاب ہم نے اتاری ہے وہ ہر ضروری ہدایت پر مشتمل ہے گویا صرف اسلام ہی عالمگیر اور ابدی ہدایت لانے والا ہے اور دیگر الہامی کتب صرف خاص خاص زمانے اور خاص خاص اقوام کے لئے تھیں۔

تیسری خصوصیت اسلام تمام دنیا کی روحانی ضروریات کا کامل اور مکمل علاج ہے اور اس میں حسب ضرورت اور حسب حالات جملہ ضروریات کے لئے لچک رکھی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

الیوم اکملت لکم دینکم (پ ۶ ع ۵) یعنی آج میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو کامل کر دیا ہے۔ اور فرمایا۔ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین (پ ۱۵ ع ۹) یعنی ہم آئندہ بھی حسب ضرورت اسی قرآن سے شفا اور ہدایت کے سامان نازل کرتے رہیں گے۔ اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو خدا کے ہاتھ سے پاک کئے جائیں گے جیسا کہ فرمایا۔ لا یمسہ الا المطھرون (پ ۲۷ ع ۱۶)

چوتھی خصوصیت اسلام یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی تعلیم میں کوئی ناقابل عمل چیز نہیں تھی۔ ایسا کوئی حکم نہیں جس پر عمل کرنا ناممکن ہو جیسا کہ فرمایا:۔

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا (پ ۳ ع ۸) یعنی شریعت اسلامیہ میں ہر شخص کو اس کی طاقت اور وسعت کے مطابق مکلف کیا گیا ہے۔ چنانچہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور دیگر تمام احکام ایسے رنگ میں ہیں کہ جن پر ہر شخص عمل کر سکتا ہے۔ لیکن غیر مذاہب میں متعدد امور ایسے ہیں۔ جن پر عمل کرنے کا حکم تو سب کو ہے مگر سب عمل نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ مردہ کو جلانا۔ (دیکھو ستیہ رتھ پرکاش) یا ساری عمر بغیر شادی رہنے کو بہترین امر قرار دینا۔ (دیکھو ستیہ رتھ پرکاش اور عہد نامہ جدید)

پانچویں خصوصیت اسلام کے جملہ احکام اور فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا (پ ۲۳ ع ۱۷) یعنی خدا تعالےٰ نے اس اعلیٰ کتاب کو نازل کیا ہے جس کے احکام فطرت صحیحہ سے بالکل متشابہ ہیں۔ مثلاً خلع۔ طلاق۔ نکاح بیوگان اور تعدد ازدواج وغیرہ ایسے مسائل ہیں جنہیں آج معترضین اور مخالفین بھی اپنا رہے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی یہ مطابق فطرت ہیں۔ کیونکہ خدا کی شریعت میں اعلیٰ دوکان کی طرح ہر قسم کے لوگوں کے لئے سامان ہونا چاہیئے۔ برخلاف اس کے آریہ دھرم وغیرہ میں ترک کر دینا۔ عمر بھر شادی نہ کرنا یا نیوگ وغیرہ ایسے متعدد امور ہیں جن کو فطرت صحیحہ قبول نہیں کر سکتی

چھٹی خصوصیت شریعت اسلامی قرآن مجید تمام علوم و فنون کی جامع کتاب ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیء (پ ۷ ع ۱۰) یعنی ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی۔ اور فرمایا علم الانسان ما لم یعلم (پ ۳۰ ع ۲۱) یعنی وحی قرآن کے ذریعہ خدا نے وہ علوم سکھائے ہیں۔ جو کہ لوگ پہلے نہ جانتے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہر علم پر بحث کی گئی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ صرف سیاست یا انٹرنیشنل لاء یا اخلاق یا علم النفس کی ہی کتاب ہے بلکہ ہر فن کے متعلق اس میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ اس میں عبادت پر بحث ہے اقتصادیات پر بحث ہے۔ استاد شاگرد۔ باپ اور بیٹا۔ نوکر اور مالک کے حقوق پر بحث ہے۔ حکومتوں کے تعلقات اور لڑائی اور صلح وغیرہ پر بھی بحث ہے۔ غرضیکہ یہ ایک غیر معمولی کتاب ہے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ جس کا نمونہ دیکھنا ہو تو امام جماعت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کی تفسیر کبیر کو ملاحظہ فرما دیں۔

ساتویں خصوصیت مندرجہ بالا خصوصیت وغیرہ کے پیش نظر ہی قرآن مجید کو بے مثل اور بے نظیر کتاب الٰہی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (پ ۱۵ ع ۱۰) یعنی اے رسول تو اعلان کر دے کہ اگر جن و انس بڑے اور چھوٹے سب مل کر بھی اس کتاب قرآن کی نظیر اور مثل لانا چاہیں تو وہ اس کی مثل نہ لا سکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔ پس قرآن کا مقابلہ کوئی الہامی یا غیر الہامی کتاب نہیں کر سکتی۔

آٹھویں خصوصیت بانی اسلام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے یگانہ نبی ہیں جن کی زندگی اخلاق اور روحانیت کے اعلیٰ مقام کو پہنچی اور آپ بموجب حدیث احکام قرآن کے پورے پورے عامل تھے۔ کان خلقہ القرآن (صحیح بخاری) اور جیسا فرمایا۔ انک لعلی خلق عظیم (پ ۲۹ ع ۲) اور آپ تمام انبیاء کے کمالات کے جامع تھے۔ جیسا کہ فرمایا فبھداھم اقتدہ (پ ۷ ع ۱۶) یعنی اے رسول تمام انبیاء نے جو جو کمالات عالیہ اور اخلاق فاضلہ ظاہر کئے۔ آپ ان تمام کو اپنے اندر جمع کریں غرض کہ محمد رسول اللہ کا علم ہی ایک بے نظیر اور بے مثل نبی ہیں۔

نویں خصوصیت حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہی ایک ایسے کامل انسان ہیں جن کو خدا تعالےٰ کے فضل سے ان تمام حالات میں گذرنا پڑا جو بالعموم انسان پر گذرتے ہیں اور اس طرح آپ کو تمام دنیا کے لوگوں کے لئے بہترین نمونہ اور اسوہ حسنہ قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرا (پ ۲۱ ع ۱۹) یعنی یقیناً رسول کریم صلعم کی ذات گرامی تم میں سے ہر اس شخص کے لئے نیک نمونہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اور یوم آخر پر یقین رکھتا اور خدا کو یاد کرتا ہے۔ لیکن آپ کے سوا اور کوئی نبی ایسا نہیں جو تمام دنیا کے لوگوں کے لئے نمونہ بن سکتا ہو۔ مثلاً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام شادی شدہ۔ صاحب اولاد۔ جرنیل۔ افسر یا بادشاہ قسم کے لوگوں کے لئے نمونہ نہیں ہو سکتے۔

دسویں خصوصیت ایک طرف تو آنحضرت صلعم کو تمام نسل انسانی کے لئے نمونہ قرار دیا اور دوسری طرف حیات طیبہ اور سوانح عمری کو محفوظ کرانے کے سامان بہم پہنچا دیئے۔ یہاں تک کہ نہ صرف اپنوں سے بلکہ غیروں سے بھی آپ کی زندگی کے حالات لکھوا دیئے۔ برخلاف اس کے اور کوئی نبی ایسا نہیں جس کی زندگی کے مکمل حالات و کوائف محفوظ ہوں جن کے مطابق ان کے پیروکار اپنی زندگی کو سنوار سکیں۔ چنانچہ سورۃ القلم کی ابتدائی آیات میں اس مضمون پر لطیف رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ آج تو لوگ تجھے مجنون اور پاگل کہتے ہیں مگر فرمایا۔ ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون (پ ۲۹ ع ۲) یعنی مخالفین کی دواتیں اور قلم اور ان کی تحریرات بھی اس بات کی گواہی دیں گی۔ کہ تو مجنون نہیں کیونکہ پاگل پر نعماء الٰہی نازل نہیں ہوا کرتیں۔ مگر تیرے پر خدا تعالےٰ کی ایسی برکات نازل ہوں گی۔ اور پاگل کی زندگی کے حالات اور سوانح عمری پر بھی کوئی کتاب

نہیں لکھتا۔ مگر نبی کی سوانح عمری بیسیوں کثرت سے لوگ لکھیں گے۔

گیارہویں خصوصیت قرآن کریم ہی ایک ایسی بے نظیر اور الہامی کتاب ہے جو اپنے دعویٰ کی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قل انی علیٰ بینۃ من ربی (پ ۷ ع ۱۳) کہہ دے میں تو خدا کی طرف سے دلیل و برہان پر قائم ہوں۔ اگر میرا مقابلہ کرنا ہے تو ھاتوا برھانکم (پ ۲۰ ع ۱۳) تم بھی میرے مقابل پر کوئی دلیل پیش کرو۔ نیز قرآن کریم احکام کی حکمت بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یعلمھم الکتاب والحکمۃ (پ ۲۸ ع ۱۱) یعنی یہ نبی لوگوں کو شریعت اور اس کے احکام کی حکمت سکھاتا ہے۔ پس یہ خصوصیت بھی صرف اسلام میں ہے۔

بارہویں خصوصیت قرآن مجید معجزات و کرامات اور امور غیبیہ کا ایک بحر ذخار ہے۔ جس میں نہ صرف آئندہ سے متعلقہ خبریں ہیں۔ جیسا کہ زمانہ حال کی ایجادات آمات و بلیات۔ مسلمانوں کے تنزل اور اس کے اسباب اور اس کے علاج کے ذرائع وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ زمانہ گذشتہ کے بعض اہم اور غیر معلوم حقائق کا بھی پتہ دیا گیا ہے جن کا تورات اور انجیل میں اشارہ تک نہیں جیسا کہ فرعون مصر کے ایمان و یقین کا اظہار ہے جس کے اثبات کے لئے آئندہ سے متعلقہ پیشگوئی فرمائی کہ اس کی لاش کو بطور نشان محفوظ رکھا جائے گا۔ (دیکھو پ ۱۱ ع ۱۴) علم غیب کا یہ حیرت انگیز نمونہ بھی صرف قرآن مجید ہی پیش کرتا ہے۔ چنانچہ فرعون مصر کی لاش آج مصر کے عجائب گھر میں اس کا بین ثبوت ہے۔

تیرہویں خصوصیت قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس نے تمام سابقہ کتب الہیہ اور انبیاء و رسل پر ایمان لانے کا حکم دے کر اقوام عالم میں اتحاد و یگانگت اور محبت کی بنیاد قائم فرمائی۔ جیسا کہ فرمایا۔ قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما ۔۔۔۔ اوتی النبیون من ربھم (پ ۱ ع ۱۶)

یعنی کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے موجودہ کلام قرآن اور پہلے نبیوں پر نازل شدہ کلام اور ان کی صداقتوں پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ سب کا سرچشمہ باری تعالیٰ ہے۔ اس کے برعکس عیسائیت تھی ہے کہ ان کے خداوند یسوع مسیح نے یہ کہا تھا کہ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔ (یوحنا ۱۰/۸) پس تمام کتب الہیہ اور انبیاء کی صداقتوں پر ایمان لانے کا حکم دینے میں بھی اسلام ہی منفرد ہے۔

چودہویں خصوصیت اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جس پر عمل کرنے سے لوگ [illegible] ۔۔۔ ادا کراماتی کی

نعمت سے مشرف ہو سکتے ہیں گویا اسلام نے گذشتہ اخبار و قصص کا حوالہ نہیں دیا بلکہ وہ بموجب مدہ تؤتی اکلھا کل حین (پ ۱۳ ع ۱۶) ہر زمانہ میں تازہ بتازہ پھل اور نشانات پیش کر کے مومنوں کو ازدیاد ایمان بخشتا ہے۔ اور فرماتا ہے الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا (پ ۱۱ ع ۱۲) یعنی جو مومن متقی ہوں گے ان کو اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں حاصل ہوں گی۔ چنانچہ ہر زمانہ میں اسلام کے اندر اس نعمت کے پانے والے ہوئے اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کے تازہ پھل کے ثبوت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ کے متبعین میں بھی ہزاروں لوگ اس نعمت سے حصہ پا رہے ہیں چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اس کا روشن اور زندہ ثبوت ہیں (اللہ یطول حیات) غرض اس نعمت سے بھی صرف اسلام ہی زندہ ممتاز ہے باقی مذاہب اس سے خالی ہیں۔

پندرہویں خصوصیت قرآن کی اتباع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء انسان کو وہ اعلیٰ مدارج عطا کرتی ہے جو دیگر مذاہب عطا نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین (پ ۵ ع ۶) یعنی اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے سے وہ تمام انعامات مل سکیں گے جو پہلے لوگوں کو ملے۔ یعنی وہ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح ہوں گے۔ پس ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ مقام و مرتبہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہی حاصل ہوگا۔ جیسا کہ ہمارے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امتی نبی کے مقام سے سرفراز فرما کر ثابت کر دیا کہ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں تھا۔ اس کا اب ثبوت بھی دیکھ لو کہ صرف اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے ذریعہ سے ہر قسم کے ادنیٰ اور اعلیٰ مدارج مل سکتے ہیں۔ اور باقی تمام مذاہب اس فیض رسانی سے محروم ہیں۔ غرضیکہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے جس کی کتاب زندہ اور جس کے ذریعہ زندہ خدا کی برکات اور زندہ نبی حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی تاثیرات ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

مساعی مجالس خدام الاحمدیہ (بابت ماہ امان ۱۳۳۲ھش)

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کا خلاصہ اس لئے شائع کیا جاتا ہے تاکہ دوسری مجالس اس کے پیش نظر اپنے خدام میں ترقی کی روح پیدا کریں۔ اور تا مجالس میں مسابقت کی روح بڑھے

قادیان حلقہ نمبر ۱ قریشی ممتاز احمد صاحب ہاشمی زعیم مجلس لکھتے ہیں:۔ چندوں کی فراہمی میں پوری کوشش کی جاتی رہی۔ غرباء طلباء کو جو ٹیوشن کا انتظام نہیں کر سکتے ان کی مفت تعلیمی امداد کی۔ غیر مسلم اصحاب کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں اپنے بچوں کو داخل کرنے کی تحریک کی۔ نماز با جماعت ادا کرنے کے لئے بعض خدام کو صبح فجر کے وقت جگانے کا بندوبست کیا گیا۔ ایک اجتماعی وقار عمل بہشتی مقبرہ میں کیا گیا۔ حاضری خدا کے فضل سے سو فیصدی رہی۔ ۲۷۰۰ مکعب فٹ مٹی کی ڈریسی کر کے بہشتی مقبرہ کی دیوار کے ساتھ سڑک بنائی گئی۔ سامرتسر۔ بٹالہ وغیرہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک غیر مسلم دوست دہلی کو لٹریچر بھجوا دیا گیا۔

سکندر آباد (دکن) مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب قائد مجلس اور مکرم مسیح الدین صاحب معتمد مقامی لکھتے ہیں۔ خدا کے فضل سے چندہ خدام الاحمدیہ دوسرے چندوں کے ساتھ ارسال کیا جاتا ہے ایک مریض کو اس کے علاج کے سلسلے میں مالی مدد کی گئی۔ ایک دوست کو ۶ میل سائیکل پر پہنچایا گیا بعض دوستوں کو کالج کی ۴۰ کتابیں پڑھنے کو دی گئیں۔ دو دوستوں کو موٹر اور موٹر سائیکل کے ذریعہ ان کے گھر پہنچایا گیا۔ چھ تربیتی اجلاس ہوئے۔ مکرم صالح محمد صاحب اور حضرت عرفانی الکبیر صاحب درس دیتے رہے جو نماز جمعہ کے بعد ہوتا رہا۔ نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر کا درس جاری ہے۔ "ایک غلطی کا ازالہ" کا امتحان لیا گیا۔ تبلیغی جلسے کئے گئے۔ مسجد کی صفائی ہر جمعہ کو کر کے پانی بھرا گیا۔ مات روزے رکھے گئے۔

یادگیر (دکن) مکرم محمد عبد القیوم صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی وکیل قائد مجلس لکھتے ہیں۔ ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہوا کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ یادگیر میں جلسہ گاہ کی تیاری۔ روشنی کا انتظام۔ مہمانوں کا انتظام لاؤڈ سپیکر کے انتظامات سارے خدام نے کئے۔ مبلغین کو بلانے کے لئے خدام میں چندہ کی تحریک کی گئی۔ خدام نے دو مبلغین کے اخراجات کو برداشت کیا۔ صبح اور شام مسجد میں درس جاری ہے۔ خدام کی کوشش سے تین افراد نے بیعت کی۔

چنتہ کنٹہ (دکن) مکرم سیٹھ معین الدین صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں۔ کہ عام طور پر غریبوں اور مستحقین کی امداد کی جا رہی ہے۔ ماہ زیر رپورٹ ہفتہ واری جلسہ منعقد ہوا جس میں بچوں نے درثمین کی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ اور متفرق مضامین متعلقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر ہوئیں حسب دستور پڑھائی کا انتظام ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

ضروری اطلاع

مغربی پاکستان میں جو ایجی ٹیشن جماعت احمدیہ کے خلاف علماء نے شروع کی ہوئی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں احباب جماعت بہت سخت ابتلاء میں تھے۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ فتنہ بظاہر کم ہو چکا ہے۔ اور اب مغربی پنجاب میں کافی حد تک امن و امان قائم ہو چکا ہے اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع بزرگان سلسلہ و اہل بیت خیر و عافیت سے ربوہ میں ہیں۔ ابتلاء کی بعض صورتیں ابھی تک باقی ہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان مصائب اور مشکلات کو دور فرما کر جماعت کی سربلندی کے سامان پیدا فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ترسیل زر و دیگر انتظامی امور کے لئے مینیجر کو لکھیں۔ (مینیجر)

منتخب خبریں

کراچی ۱۰ رمئی۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت مارشل لاء کے تحت نیک نیتی سے کارروائی کرنے والوں کے خلاف کسی قسم کی عدالتی چارہ جوئی نہ کی جاسکے گی۔ مارشل لاء کے حکام کے تحت کسی قسم کے اقدام سے اگر کسی کی جان و مال یا املاک کو نقصان پہنچا ہو تو نقصان پورا کرنے کے لئے بھی عدالتی کارروائی کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ایک اعلان جماعت اسلامی کراچی کے ایک اعلان کے مطابق لاہور میں جماعت اسلامی کے جن لیڈروں کو گذشتہ دنوں رہا کیا گیا تھا۔ ان سب کو پھر گرفتار کر لیا گیا ہے جماعت اسلامی کے اعلان کے مطابق ان لیڈروں کی گرفتاری کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق مولانا داؤد غزنوی ناظم اعلیٰ آل مسلم پارٹیز کنونشن نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی سے مشورہ کے بعد پنجاب میں تحریک سول نافرمانی کو ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سول نافرمانی کا مقصد پنجاب کی تبدیلی کے بعد اس تحریک کو ختم سمجھنا چاہیئے انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ اب وہ حکومت سے تعاون کریں اور فضول اشتہارات کی تقسیم اور حکومت کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے کے کام کو ختم کر دیں۔

کراچی ۱۰ رمئی خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستان کے اپنے اقتصادی مسائل حل کرنے میں ابھی کم سے کم ایک سال لگے گا۔ پاکستان کے عوام اپنے ملک کی اقتصادی تباہی کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ شاید آئے طویل مدت کے تذکرہ سے چونکا پڑیں۔ لیکن پاکستان کی اقتصادی حالت جس خطرناک خراب ہو چکی ہے اس کی درستی کے لئے ایک سال کی مدت زیادہ نہیں ہے۔

اس وقت پاکستان کو جن مسائل کا سامنا ہے ان میں خوراک کی کمی کا سوال سب سے اہم ہے اس وقت امریکہ سے اناج ملنے کی کافی امید ہے۔ لیکن صرف یہ امداد کافی نہ ہوگی پاکستان کو اس وقت بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اور ہند میں بھی بارش ہو تاکہ پاکستان کی نہروں کو متواتر پانی مل سکے۔

امریکہ کے علاوہ پاکستان نے کینیڈا اور آسٹریلیا سے ایک لاکھ ٹن گیہوں طلب کیا ہے۔ گذشتہ سال بھی پاکستان امریکہ سے گیہوں کی اچھی خاصی مقدار خرید چکا ہے۔ پاکستان نے اس سال ۱۵ لاکھ ٹن اناج درآمد کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس میں ۱۲½ لاکھ ٹن گیہوں تو اس سال آبادی میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ جبکہ باقی ڈھائی لاکھ ٹن گیہوں کا ایک ذخیرہ قائم کیا جائے گا۔

مختصر یہ کہ اگر پاکستان کا غذائی مسئلہ حل ہو جائے تو پاکستان کی اقتصادی مشکلات کا حل آسان ہو جائے گا۔ دھان کی پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت سخت اقدام کر رہی ہے۔ اگر پاکستان میں چاول خاطر خواہ مقدار میں پیدا ہو گیا تو اس کی حالت نسبتاً بہتر ہو جائے گی اور پاکستان کافی مقدار میں چاول برآمد کر سکیگا۔ مشرقی بنگال میں پٹ سن کے زیر کاشت رقبہ میں زبردست کمی کے بعد اس بات کا یقین ہے کہ مشرقی بنگال غذائی اعتبار سے خود کفیل ہو جائے گا۔

کراچی ۱۰ رمئی۔ پاکستان کی خوراک کی مشکلات اور امریکی امداد کی ضرورت کا جائزہ لینے کے لئے ایک تین نفری وفد رات یہاں پہنچ گیا۔ وفد میں دو ماہرین زراعت اور امریکی دفتر خارجہ کے ایک افسر بھی شامل ہیں۔ وفد کے لیڈر مسٹر ہیری ویٹ نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ پاکستان میں گیہوں کی کمی سے پیدا شدہ حالات سے صدر امریکہ آئزن ہاور اور امریکی عوام کو سخت تشویش ہے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے انہوں نے اس بات کا بھی یقین دلایا کہ امریکہ لوٹنے کے تین دن بعد ہم پاکستان کی گندم کی ضرورت کے متعلق اپنی رپورٹ حکومت امریکہ کو پیش کر دینگے۔ یہ وفد تقریباً دس روز تک مشرقی اور مغربی پاکستان کا دورہ کرے گا۔

جودھپور ۱۰ رمئی مسٹر امرت لال یادو وزیر بحالیات راجستھان نے ایک ملاقات میں بیان کیا کہ حکومت راجستھان کے تمام محکموں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ پناہ گزین ملازموں کو تخفیف میں نہ لائیں اور ملازمت دوسرے اشخاص کے مقابلہ میں پناہ گزینوں کو ترجیح دیں۔

جہاں تک الور اور بھرت پور میں میوؤں کی آبادکاری کا تعلق ہے۔ راجستھان اور مرکزی حکومت نے خاندانوں نے ۱۸ ہزار میو خاندانوں کو از سر نو آباد کرنے کے لئے ایک فہرست مرتب کی تھی۔ اس کی بنا پر ۱۲ ہزار میو خاندانوں کو ان کی سابق زمینوں میں بسایا جا چکا ہے ۲۰ ہزار خاندانوں کو بدلے کی زمینیں دیدی گئی ہیں۔ جہاں تک پاکستان میں چھوڑی ہوئی جائیدادوں کے معاوضہ کے مطالبات کا تعلق ہے اس سلسلہ میں مرکزی حکومت سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ دو ماہ میں تصفیہ ہو جائے گا

کانپور ۱۰ رمئی۔ ریاستی حکومت کے لوکل سیلف ڈیپارٹمنٹ نے تمام بلدیات کو ہدایت کی ہے۔ کہ بندروں کی برآمد کے لئے امریکہ کی ان فرموں سے خط و کتابت کی جائے جو یو۔پی سے بندروں کی درآمد میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ بلدیات کے نام حکومت یو۔پی کے اس نئے حکم میں بتایا گیا ہے کہ قصبوں میں گرفتار شدہ بندروں کو دیہات اور جنگلات میں چھوڑنے سے نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ شہر اور دیہات کو بندروں کی لعنت سے چھٹکارا دلانے کے لئے بلدیات کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ بندروں کو برآمد کریں۔

سرینگر ۱۰ رمئی۔ وزیراعظم کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے جن سنگھ کے صدر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کو مطلع کیا ہے کہ اس موقع پر ان کا ریاست میں وارد ہونے کا ارادہ کرنا نامناسب ہے۔

یاد رہے کہ کل ڈاکٹر مکرجی نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا تھا کہ وہ پنجاب کا دورہ کرنے کے بعد ۱۱ رمئی کو جموں جائیں گے تاکہ وہاں کی صورت حال کا مشاہدہ کر سکیں۔

انہوں نے کہا تھا کہ وہ اس مقصد کے لئے حکومت جموں و کشمیر سے پرمٹ حاصل نہیں کریں گے۔ انہوں نے اپنے اس ارادہ سے شیخ عبداللہ کو تار کے ذریعہ مطلع کر دیا تھا۔ اس کے جواب میں شیخ صاحب نے انہیں آج ایک تار بھیجا جس کا مضمون ذیل میں درج ہے

"آپ کا تار ملا شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ اس موقع پر آپ کا ریاست جموں و کشمیر میں وارد ہونے کا ارادہ کرنا نامناسب ہے اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

مشاہدین کا کہنا ہے کہ دراصل ڈاکٹر مکرجی کسی نیک نیتی سے جموں نہیں جانا چاہتے ہیں بلکہ ان کا مقصد وہاں پر پرجا پریشد کے نام نہاد ستیہ گرہ میں جو کہ عملی طور پر ختم ہو چکا ہے اور اپنی موت سے آپ مر گیا ہے۔ دوبارہ جان ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان کا پرمٹ لینے سے انکار کرنا ان کے حقیقی ارادوں کو بے نقاب کر دیتا ہے کیونکہ اگر وہ محض جموں کی صورت حال کا جائزہ لینے جا رہے ہیں۔ تو وہ قانون کی حد میں رہ کر بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی خبر شائع ہوئی ہے کہ وہ اپنے ساتھ سو والنٹیروں کو لے جائیں گے۔

سیاسی مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اقدام ڈاکٹر مکرجی کا ایک نیا سیاسی اسٹنٹ ہے اور اس کے ذریعہ وہ اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنا چاہتے ہیں ہندمیں فرقہ پرستوں کی جماعتوں نے پرجا پریشد کی حمایت میں جو شورش شروع کی تھی عوام نے اس کا ساتھ دینا تو کجا اس میں دلچسپی بھی نہیں لی۔ اس ناکامی کے پیش نظر ڈاکٹر مکرجی نے سوچا ہوگا کہ وہ غیر قانونی طور پر جموں میں داخل ہونے کی کوشش میں گرفتار ہو جائیں اور شاید اس طرح عوام کی توجہ کو اپنی شورش کی طرف مبذول کرا سکیں لیکن عوام ان کی سیاسی قلابازیوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ اور اب اس قسم کے سستے اسٹنٹوں کے جھانسے میں آنے والے نہیں

دہلی ۱۰ رمئی۔ نہرو محمد علی ملاقات کے لئے ابتدائی تیاریاں کرنے کے واسطے پاکستان کی وزارت خارجہ کے دو افسر کل کراچی سے بذریعہ ٹرین لاہور کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ بذریعہ طیارہ دہلی آئیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ افسران آج دہلی پہنچ جائیں گے۔

۲۹ر رمضان المبارک

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید کے مجاہدین نے ابتدائے سال میں اپنے وعدہ جات ادا کرنے میں کافی جد و جہد کی ہے۔ جن احباب کے وعدے ۳۱ رمارچ تک ادا ہو چکے ہیں ان کے نام اخبار "بدر" قادیان میں شائع ہونے کے علاوہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بغرض دعا پیش کئے گئے۔ بعد ملاحظہ حضور نے فرمایا:۔

"جزاہم اللہ احسن الجزاء اخبار کے ذریعہ سے سب کو شکریہ اور دعا کا پیغام پہنچا دیں"

مگر ایک بہت بڑا حصہ احباب کا ایسا ہے کہ ان کے دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدہ جات قابل وصول ہیں۔ حالانکہ تحریک جدید کے مالی سال کا نصف گذر چکا ہے۔ پس ایسے احباب جو کسی غفلت یا معذوری کی وجہ سے اس وقت تک اپنا وعدہ سو فیصدی ادا نہیں کر سکے وہ اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف جلد متوجہ ہوں۔ اگر آپ کوشش فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ لہذا آپ آج ہی سے کوشش فرمائیں کہ آپ کا وعدہ ۲۹ر رمضان المبارک تک سو فیصدی ادا ہو جائے تا اس تاریخ کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہونے والی دعائیہ فہرست میں آپ کا نام بھی شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان